

تارکابیتہ  
الفضل  
قادیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا  
تَرْتَبُّوْنَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا  
عَسَلَ اَنْ تَنْبَغَتْکَ  
رَبِّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# THE ALFAZI QADIAN

# الفضل

فی پرچار  
قادیان

پیشینت  
پیشینت  
پیشینت  
پیشینت  
پیشینت  
پیشینت  
پیشینت  
پیشینت  
پیشینت  
پیشینت

جماعت احمدیہ کا مسند آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ وہ ہدیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۸۱ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۸ء یوم جمعہ مطابق ۲۱ شوال ۱۳۴۶ھ جلد ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مجلس مشائخ ۱۹۲۸ء کی مختصر روداد

## المسیح

## حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ وہ کی منظور شدہ تجاویز

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ وہ کی طبیعت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔  
حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ناظر تجارت نے بوجہ علالت و رخصت عارض کی ہے۔ اور ان کی جگہ جناب سید زین العابدین صاحب نظارت کا کام کر رہے ہیں۔  
میاں عزیز الدین صاحب سلسلہ کے تجارتی کاروبار کو سہا انجام دینے کے لئے جولڈن میں جاری ہے۔ ولایت ردا ہو گئے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔  
اس دفعہ سلسلہ کا مالی سال ۱۳۴۶ء پر اپریل کو بند ہو گیا ہر ایک جہالت کو چاہئے کہ اپنا چندہ ۳۰ اپریل تک جمع کرے۔  
بیت المال میں داخل کروادے۔ اور اپنا مقررہ بجٹ پورا کرنے کی پوری پوری کوشش کی جائے۔  
پندرہویں بائبلین صلیب امجد شادیت میں جیسا ہو گیا ہے۔

### نظارت تعلیم و تربیت

کی رپورٹ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بحیثیت سکرٹری سب کمیٹی رپورٹ پڑھ کر سنائی پھر ایک ایک تجویز اظہار رائے کے لئے پیش ہوئی۔  
اس موقع پر حضور نے ارشاد فرمایا کہ ہر معاملہ پر دس دس اصحاب کو تقریر کرنے کی اجازت دی جائیگی اگر ضرورت ہوگی تو اور کو موقع دیا جائیگا۔ ورنہ اسی

مجلس مشاورت دوسرے دن ۴ اپریل ۱۹۲۸ء صبح پر دو گرام تین بجے شروع ہوئی۔ تلاوت اور دعا کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ وہ نے جناب چوہدری منظور اللہ خاں صاحب کو اس بات کے لئے مقرر فرمایا کہ جو تجاویز اظہار رائے کے لئے پیش ہوں۔ ان پر تقریر کرنے کے لئے شامندگان کو باری باری موقع دیں۔ اس پر جناب چوہدری صاحب حضور کی داہنی طرف بیٹھ کر آئے۔ اور پھر حضور نے سب کمیٹی

### زنانہ ہوسٹل

سب سے پہلے قادیان میں گورنمنٹ اسکول کے ساتھ زنانہ ہوسٹل کھولنے کے لیے تجویز پیش ہوئی جب اس کے متعلق وہاں صحتی اپنے اپنے خیالات ظاہر کر چکے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایبہ اللہ بنصرہ نے اس معاملہ کو اہم قرار دیتے ہوئے پانچ اور اصحاب کو تقریر کرنے کی اجازت دی۔ اور جب وہ تقریریں کر چکے۔ تو حضور نے فرمایا۔

### عورتوں کو اظہار رائے کا موقع

چونکہ اس معاملہ کا بہت سا تعلق عورتوں سے ہے۔ اس لئے وہ مستحق ہیں۔ کہ ان کی رائے بھی اس بارے میں ہم سنیں۔ اس لئے میں عورتوں کو موقع دیتا ہوں۔ کہ اگر وہ کچھ کہنا چاہیں۔ تو کہیں۔

اگرچہ اس وقت تک کی تمام مجالس مشاورت میں مستورات کو برعایت پردہ شریک کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن پہلا موقع

تھا۔ کہ ان کو اظہار رائے کا موقع دیا گیا۔ اور دو خواتین نے پس پردہ مختصر الفاظ میں تقریریں کیں۔ اور پھر ان کی رائے بھی دریافت کی گئی۔ جس پر انہوں نے سب کمیٹی کی تجویز سے اتفاق ظاہر کیا۔

سب کمیٹی کی تجویز یہ تھی کہ ہوسٹل کی عمارت اور دیگر انتظامات کیلئے فنڈ کھول دیا جائے۔ جس کے لئے حضرت ام المؤمنین کی طرف سے اعلان ہو۔ اور صرف عورتوں میں رقم جمع کریں۔ جب دس ہزار روپیہ جمع ہو جائے۔ تو عمارت تعمیر کی جائے۔

اس کے مقابلہ میں دوسری تجویز یہ تھی۔ کہ ہوسٹل فوراً کھول دیا جائے۔ خواہ معمولی پیمانہ پر ہی کھولا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایبہ اللہ بنصرہ العزیز نے جب رائیں طلب فرمائیں۔ تو سب کمیٹی کی تجویز کی تائید میں ۱۴۸ رائیں اور دوسری تجویز کے حق میں ۶۵ تھیں۔ اس پر حضور نے یہ فیصلہ فرمایا کہ سب کمیٹی کی تجویز کے اس حصہ کو تو منظور کیا جاتا ہے۔ کہ فی الحال اس کام کے لئے فنڈ جمع کیا جائے۔ اور دوسرے انتظامات کئے جائیں۔ مگر اس بات کو میں قطعی طور پر رد کرتا ہوں۔ کہ اس فنڈ کے لئے حضرت ام المؤمنین کی طرف سے اعلان ہو۔ اور چندہ صرف مستورات دیں۔ یہ اعلان میری طرف سے ہے۔ اور اس میں صرف مرد چندہ دیں تاکہ عورتوں میں جو یہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ مرد بہاری تعلیم کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ اس کا ازالہ ہو سکے۔

### ڈاڑھی کا معاملہ

دوسرا سوال یہ تھا کہ شہداء کی

میں ڈاڑھی نہ منڈانے کی تمہید جو کارکنان انجمن پر لگائی گئی ہے۔ اس کو بعد نظر ثانی منسوخ کیا جائے۔ اس کے متعلق حضور نے فرمایا۔ یہ بات اصولی طور پر درست نہیں۔ کہ ایک فیصلہ کے بعد دوسری دفعہ اس کی منسوخی کی تجویز پیش کی جائے۔ لیکن میں نے اس معاملہ کو مستثنیٰ کر دیا ہے۔ اور اب یہم پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ معاملہ دوبارہ غور کرنے کے لئے پیش ہو یا نہ ہو۔

اس پر کسی ایک نامزدہ نے بھی دوبارہ غور کرنے کے حق میں رائے نہ دی۔ اور حضور نے یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ جو دوستوں کی رائے ہے۔ وہی درست ہے۔ چونکہ اس معاملہ پر دوبارہ غور کرنے کی کوئی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اس لئے میرے نزدیک بھی اس پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

### سیکڑوں کا تقرر

تیسرا امر احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت سست افراد جہاں میں جو مش پیدا کرنے اور باہمی جھگڑوں کو مٹانے کے لئے ان سیکڑوں کے تقرر کے متعلق تھا۔

سب کمیٹی نے ایک سو روپیہ ماہوار تنخواہ پر ایک شخص کے مقرر کرنے کی تجویز کی تھی۔ رائے شماری کے وقت ۱۱۴ اس کی تائید میں اور ۸۳ خلاف ظاہر ہوئیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ اس کام کے لئے ایسے اصحاب اپنے آپ کو پیش کریں۔ جو جنیشن لے چکے ہوں۔ نظارت ان میں سے کسی کو مقرر کرے جس کے لئے ۲۵ روپیہ ماہوار کے حساب سے ۳۰ روپیہ کرایہ مکان کا خرچ اور ۳۰ روپیہ سفر خرچ کے لئے منظور کیا جاتا ہے۔ اگر یہ صاحب جہاں بھیجے جائیں۔ وہاں اپنی بیوی بچوں کو بھی لے جانا چاہیں۔ تو ان کا سفر خرچ بھی دیا جائے۔

### نظارت تجارت

اس کے بعد سب کمیٹی نظارت تجارت کی رپورٹ جناب سید زین العابدین دلی اللہ شاہ صاحب نے پیش کی جس میں پہلی تجویز احمدیوں کو بجز سود و قرضہ حاصل کرنے اور سود سے بچنے کے لئے ایک رجسٹرڈ مرکزی انجمن کا قیام تھا۔ چونکہ اسی قسم کی ایک تجویز امور عامہ کی طرف سے بھی پیش تھی۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایبہ اللہ بنصرہ نے سب کمیٹی نظارت امور عامہ کی طرف سے بھی اس تجویز کے پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور جناب مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور عامہ نے بحیثیت سیکرٹری سب کمیٹی امور عامہ وہ تجویز پیش کی۔ گفتگو کے بعد سب کمیٹی کی تجویز کے متعلق جو یہ تھی۔ کہ

### گواہی سوسائٹی

گواہی سوسائٹی قائم کی جائے۔ جو چندہ داروں کو قرضہ دے

آرا طلب کی گئیں تو ۱۴۵ اس کے حق میں تھیں۔ اور صرف ایک رائے اس کے خلاف تھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایبہ اللہ بنصرہ نے اس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ یہ کام شروع ہو جانا چاہئے۔ اور تفصیلات واقع لوگ واقف کاروں سے مشورہ لے کر طے کریں۔ پیرا کبر علی صاحب و کس فیروز پور خان بہادر چوہدری نعمت اللہ خاں صاحب آف مدار شیخ عبدالرحمن صاحب مصری قادیان اور چوہدری ظفر اللہ صاحب یہ سب تیار کریں۔

### دوسری تجویز

### احمدی تجارتی اور اہل حرفہ

کے باہمی تعارف کے لئے انجمن بنانے کے متعلق تھی۔ اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا۔ یہ ایک تخریب ہے۔ اور ایسی بات نہیں۔ کہ اس پر بحث کی ضرورت ہو۔

تیسری تجویز بے کاروں کو کام پر لگانے کے متعلق تھی سب کمیٹی نے جو تجویز پیش کی تھی۔ اسے حضرت خلیفۃ المسیح نے ناقص قرار دیا۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ

### بیکاروں کے لئے کام

ہمیا کرنے کے واسطے ایسی چیزوں کے متعلق غور کرنا چاہیے۔ جو تھوڑے سرمایہ سے چل سکتی ہیں۔ ان کے ماہروں کو تلاش کیا جائے۔ اور ان کے ذریعے بے کاروں کو مختلف کام سکھایا جائے اس وجہ سے اس سال اس تجویز پر بحث نہیں ہو سکتی۔

### نظارت دعوت و تبلیغ

اس کے بعد سب کمیٹی نظارت دعوت و تبلیغ کی رپورٹ جناب چوہدری فتح محمد صاحب نے بحیثیت سکرٹری پیش کی۔ اس میں پہلا امر صنایع کے زمینداروں کا ایک ایسا

### بورڈ

بنانے کے متعلق تھا۔ جو زمینداروں کو اچھوت اقوام میں تبلیغ کرنے کی نظر توجہ دلاتا ہے۔ کئی ایک اصحاب کے اظہار رائے کے بعد آرا طلب کیا گئیں تو ۱۴۰ ایسے بورڈ کی تائید میں نکلیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ اس قسم کے بورڈوں کا بنانا صحیحہ دعوت و تبلیغ کے لئے مشکلات کا موجب ہوگا۔ مگر اس صحیفہ نے اسے منظور کر لیا ہے۔ اس لئے میں بھی منظور کرتا ہوں۔

### ۲۰ جون کے جلسے

دوسری تجویز صنایع کی مرکزی انجمن سے بات کی ذمہ دار قرار دینے کے متعلق تھی۔ کہ وہ ۲۰ جون کو تمام شہروں اور قصبوں میں جلسے کرانے کی کوشش کرے۔ اس کے متعلق گفتگو کے بعد ۱۲۲ آرائے اس امر کی تائید کی کہ انجمن ۲۰ جون کو جلسہ کرنے کی پابند قرار دی جائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایبہ اللہ بنصرہ نے اسے منظور فرمایا۔ تیسری تجویز کو ایک تحریک قرار دینے کی وجہ سے اس پر گفتگو کی ضرورت نہیں تھی۔

گواہی سوسائٹی کے متعلق گفتگو کے بعد ۱۲۲ آرائے اس امر کی تائید کی کہ انجمن ۲۰ جون کو جلسہ کرنے کی پابند قرار دی جائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایبہ اللہ بنصرہ نے اسے منظور فرمایا۔ تیسری تجویز کو ایک تحریک قرار دینے کی وجہ سے اس پر گفتگو کی ضرورت نہیں تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# الفضل

نمبر ۸۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۳- اپریل ۱۹۲۸ء | جلد

## ہندوؤں کی ذلت امیر مہربانی

مسلمانوں نے ہندوؤں کی چہرہ دستیوں اور اپنی فلاکت سے تنگ آکر تجویز کی تھی کہ وہ ایشیا جنہیں ہندو کسی مسلمان کا ہاتھ لگ جانے کی وجہ سے ناپاک سمجھا استعمال نہیں کرتے۔ انہیں ہندوؤں سے لیکر وہ بھی استعمال نہ کریں۔ تاکہ ایک تو وہ اس ذلت اور حقارت کا نشانہ بننے سے محفوظ رہیں۔ جو اس بارے میں ان سے روارکھی جاتی ہے۔ دوسرے تجااتی لحاظ سے جو نقصان اٹھائے ہیں اس میں کچھ تحقیق ہو جائے۔

صاف بات ہے کہ یہ کوئی ایسی کوشش نہیں ہے جس کی مخالفت کرنے اور مٹانے کا ہندوؤں کو جائز طور پر حق حاصل ہو۔ کیونکہ جو سلوک وہ صدیوں سے مسلمانوں کے ساتھ کرتے چلے آئے ہیں وہی ان مسلمانوں کی طرف سے ان کے ساتھ کیا جائے۔ تو انہیں کوئی شکوہ نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن اس تحریک کے مٹانے کے لئے ہندوؤں نے ہر قسم کی کوششیں کیں۔ مسلمانوں کو طرح طرح کی دھمکیاں دیں۔ حکام کو غلط رنگ میں رپورٹیں دے کر مسلمانوں کے لئے مشکلات پیدا کیں۔ عام چندے جمع کر کے مسلمان دوکانداروں کے مقابلہ میں مسلمانوں کو فروخت کرنی شروع کر دیں۔ ان باتوں کا بھی کمزور دل اور قوی روح سے خالی مسلمانوں پر اثر ہوا۔ اور اس طرح مسلمان دوکانداروں کو جنہوں نے بڑی مشکل سے تھوڑا بہت سرمایہ جمع کر کے دوکانیں کھولی تھیں۔ بہت کچھ نقصان اٹھانا پڑا۔ حکام سب سے بڑھ کر خطرناک اور نقصان رساں طریق گذشتہ عید کے موقع پر امرت سر کے ہندوؤں نے اختیار کیا جس کا مسلمانان امرت سر نہایت آسانی سے شکار ہو گئے۔ اور اس بری طرح شکار ہونے کے لئے کہ وہ اتنا بھی نہ سمجھ سکے کہ ان کی اس روش کا اثر مسلمانوں کے لئے کس قدر نقصان رساں ہو گا۔

اخبار "زمیندار" (۲۹-۲۹) میں بالفاظ امرت سر کے اخبار "راکالی" اس واقعہ کی جو کیفیت شائع ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ "ہندو نوجوانان شہر نے اعلان کیا تھا کہ وہ عید کے موقع پر اپنے مسلمان بھائیوں کی سیوا کریں گے۔ چنانچہ عید گاہ کے پاس بلب سڑک ہندو نوجوانوں کی طرف سے بڑے وسیع پیمانے

پر سبیل کا انتظام کیا گیا تھا۔ جہاں کہ خود ہندو سیکھ نوجوان بڑے پریم سے ان مسلمان بھائیوں کی ٹھنڈے شربت پلا کر سیوا کر رہے تھے۔ اور پان۔ الہی تقسیم کر رہے تھے۔ سبیل پر عید مبارک کا بڑا فوٹو آویزاں تھا۔ دونوں طرف محبت کا دریا جوش مار رہا تھا۔ جس طرح ہندو نوجوان اپنے مسلمان بھائیوں کی سیوا کرنے میں دلی خوشی محسوس کر رہے تھے۔ اسی طرح مسلمان بھائی بھی اس کو خوش قسمتی اور ملک کے لئے نیک فال خیال کرتے تھے۔ اور چہلے نہ سماتے تھے۔ کوئی ایسا مسلمان بھائی نہ ہو گا جس نے سبیل کی خدمات قبول کر کے ہندو نوجوانوں کی حوصلہ افزائی نہ کی ہو۔"

ظاہر ہے کہ ہندوؤں نے عید کے موقع پر مسلمانوں کو چند پیسے کا "ٹھنڈا" شربت پلا کر ان کی اس قومی حس کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو کھانے پینے کی چیزیں صرف مسلمان دوکانداروں سے خریدنے کے متعلق پیدا ہوئی تھی۔ اور جس میں بڑی کوشش اور جدوجہد سے تصویر ہی بہت گرمی نظر آنے لگی تھی بے شک اتحاد اور دوستانہ روابط بہت اچھی چیز ہیں۔ لیکن دیکھنا یہ چاہیے۔ کہ ذاتی روابط یا ایک آدھ لمحہ کا ذائقہ قومی اور مذہبی مفاد پر تو کوئی برا اثر نہیں ڈالتا۔ ہم پوچھتے ہیں۔ امرت سر کے وہ مسلمان جنہوں نے عید کے دن ہندوؤں کی سبیل سے "ٹھنڈا" شربت "نونن" کے انہیں سوائے اس کے کیا حاصل ہوا۔ کہ ان کی زبان و دہن نے ایک لمحہ سہاس اور ٹھنڈک کا لطف اٹھایا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جو نقصان ہوا۔ وہ بہت بڑا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جن مسلمانوں نے اس امید اور توقع پر کھانے پینے کی دوکانیں کھولی ہیں۔ کہ مسلمان ان سے ایشیا خریدیں گے۔ ان کی دوکانوں پر پتالے لگ جائیں گے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں۔ کہ ہندو مسلمان دوکانداروں سے ایسی چیزیں خریدیں۔ پھر مسلمان بھی اگر پہلے کی طرح ہندوؤں سے خریدنے لگ گئے۔ تو مسلمان دوکانوں سے کون خریدے گا عید کے موقع پر ٹھنڈا شربت پلا کر ہندوؤں نے مدد حاصل اس بات کے لئے رستہ صاف کیا ہے۔ کہ مسلمان پہلے کی طرح ہی ہندوؤں کی بنائی ہوئی کھانے پینے کی چیزیں استعمال کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اور

اگر یہ محبت اور الفت کے اظہار کا کوئی طریق ہے۔ اور اگر یہ محبت کا دریا جوش مار سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہندو مسلمانوں کو اسی طرح اظہار محبت کا موقعہ نہیں دیتے۔ اور باقیہ کی بنائی ہوئی نہایت لذیذ اور شیریں چیزیں استعمال اور ان کے نہایت صاف ستھرے گلاسوں میں ٹھنڈا شربت نہیں پیتے۔

ہندوؤں کے بھی کئی تہوار ہیں۔ جن میں وہ خوشی اور کا اظہار کرتے ہیں۔ کسی ایسے موقع پر مسلمانان امرت سر کے لئے ٹھنڈے شربت یا گرم چائے کا انتظام کر کے اس اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ان کی طرف سے اظہار محبت کے کامندو کہاں تک خیر مقدم کرتے ہیں۔ اگر ہندو بھی مسلمانوں کے لئے ٹھنڈا شربت یا گرم چائے لے کر پینا پسند کریں۔ اور اس طرح سے اپنے خوشگوار تعلقات کا ثبوت دیں۔ تب ہم سمجھیں گے کہ دل میں مسلمانوں سے محبت اور الفت ہے۔ اور وہ مسلمانوں جیسا ہی انسان سمجھتے ہیں۔ نہ کہ حقیر ذلیل حیوانوں سے بھی ان کے ہاتھ سے لیکر کچھ کھانا تو انہیں گوارا نہیں۔ اور ان کے ہاتھ ہوتی صاف ستھری چیزیں کو بھی وہ نہایت ناپاک سمجھتے ہیں۔ اپنی چیزیں کھلا پلا سکتے ہیں۔

اگر ہندو صاحبان مسلمانوں کے اس اظہار محبت کے منظور فرمائیں۔ اور مسلمانوں کی بنائی ہوئی ایشیا علی الاعمال کرنا شروع کر دیں۔ تو سب سے پہلے ہم مسلمانوں کو تحریک کر کے کہ وہ بھی ہندوؤں کی ایشیا استعمال کرتے رہیں۔ لیکن اس کے لئے تیار نہ ہوں۔ اور اس طرح مسلمانوں کو اپنی ذلیل و حقیر سمجھتے ہوئے صرف یہ چاہیں۔ کہ ان کی بنائی ہوئی مسلمان کھانے پیتے رہیں۔ تو اسے ہم کبھی برداشت نہیں اور ہر ایک مسلمان سے جو اپنے اندر کچھ بھی غیرت و حمیت رکھتا ہے۔ بزور کہیں گے کہ ہندو اگر ایسی چیزیں سنت بھی بھی ان کی اس ذلت آمیز مہربانی کو رد کر دینا چاہیے۔ کہ مسلمانوں کی بحیثیت قوم اور مذہب تحقیر ہے۔ اور اس کا کوئی تجارتی لحاظ سے ناقابل برداشت نقصان ہو پونج رہا ہے۔

### حقیقی مبلغ

معاشرہ مدینہ "ایم اپریل" شاکہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے آئین اور عدم تنظیم نے ایک اور فتنہ فہر اکر دیا۔ جسے ہم فتنہ سبیل موسوم کرتے ہیں۔ فتنہ ارداد کے اندر میں ملت منستہ بولنے نہیں سرزد ہوئیں۔ ان کا تذکرہ بے سود ہے۔ ان کا نہ کسی کے بس کا تھا۔ نہ وہ مستقل اور پائیدار تھیں۔ لیکن ان کے ختم ہو جانے کے بعد جو سببیت سب سے زیادہ خراب

### علماء دیوبند سے

دیوبندی علماء جو ایک عرصہ سے اپنے بڑے بڑے علماء کے متعلق نہایت خلاف تہذیب اور شرافت سے عاری الفاظ استعمال کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کی گچڑی اچھال رہے ہیں۔ اور اب تو یہاں تک فوجت پہنچ چکی ہے کہ ایک پارٹی نے دوسری پارٹی کے ایک لڑکے کو پتھروں کے ذریعہ ہلاک بھی کر دیا ہے۔ ان سے کسی اور کو شرافت کی کیا توقع ہو سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ دیوبندی مدرسہ پر قابو یافتہ گروہ کے اخبار "الانصار" کی ان غیر حذب اور پاپہ تہافت سے گری ہوئی تحریروں کے متعلق جو ہمارے خلاف شایع کرنا ہوتا ہے۔ ہمیں کوئی تعجب نہیں ہے۔ مگر یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ سالہا سال کی کوششوں اور تمام ہندوستان سے لاکھوں روپے حاصل کرنے کے باوجود ایک معمولی سی درسگاہ کو بھی نہ چلا سکیں۔ اور جن کے بڑے بڑے سرکردہ ارکان کی دینی اور عملی حالت وہ ہو جو زلیقین کی تحریروں سے ظاہر ہو رہی ہے۔ کیا ان کا منہ ہے کہ وہ ایک ایسی جماعت کے خلاف خواہ مخواہ پیش زنی کرتے رہیں جو باوجود اپنی غربت اور قلت تعداد کے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی ایسے انتظام اور سلیقہ سے خدمت انجام دے رہی ہے۔ کہ دشمن سے دشمن بھی اس کا اعتراف کر رہے ہیں مگر دیوبندیوں میں کوئی ہمت ہے۔ قابلیت ہے۔ علمیت ہے۔ تو سیدان عمل میں اتر کر اس کا ثبوت دیں۔ اور اپنے کارناموں سے اپنی برتری ثابت کریں۔ یہ کیا بے ہودگی ہے۔ کہ ایک طرف تو پتھروں میں خاک ڈار رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ہر راہ چلتے سے لہجھے ہیں۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ انہیں سوائے تو تو میں میں اور لڑائی جھگڑے کے اور کچھ آتا ہی نہیں۔ اسی کو وہ اپنا ذریعہ معاش سمجھتے ہیں۔ اور اسی میں ساری کوششیں صرف کرتے ہیں مگر انہیں یاد رکھنا چاہیے۔ کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ کہ وہ محض باتیں بنا کر اپنا الو سیدھا کرتے رہیں۔ اب عمل کو دیکھا جاتا ہے اور اگر انہوں نے اپنی روش نہ بدلی۔ اور اپنی اصلاح نہ کی۔ تو ان کی رہی سہی تو تیر بھی خاک میں مل جائیگی۔

### خدا تعالیٰ سے بغاوت کا جرم

مولوی ظفر علی خاں صاحب نے ہوشیار کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔  
 "اگر ہمارے اعمال اچھے ہوتے تو ہم سے خلافت و سلطنت نہ چھینتی۔ اور ہم سے اس نعمت عظمیٰ کے حصول کی اہمیت سب نہ کر لی جاتی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے توحید پرستی کو جو اسلام کا

انقصان رسان ہو گئی ہے۔ وہ مبلغین اسلام کی بے تحاشا تولید ہے۔ ہر وہ فرد جو چار حروف پڑھ گیا ہے۔ یا جسے مجمع کے سامنے بولنے کی سزا دی گئی ہے۔ خود ساختہ مبلغ اسلام بن گیا ہے۔  
 لیکن خود ساختہ مبلغین سے اسلام کو جو نقصان پہنچ رہا ہے اس کی تشریح و تفصیل خود معاصر موصوف نے کر دی ہے۔ مگر اس نے اللہ کی اس وقت تک کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ جب تک یقینی مبلغین کی قدر کرنا مسلمان نہ سیکھیں۔ اور اس بات کا اندازہ نہ لیں کہ چوب زبانی اور دستام دہی سے نہ کریں۔ ملک ان کے اعمال پر انحال سے کریں۔ فتنہ ارتداد ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ جاری ہے۔ اور دیکھا جا سکتا ہے۔ کہ اس کے اندر اس کے لئے کون سے مبلغ ایسی کام کر رہے ہیں۔ سولے احمدی مبلغوں کے اور کوئی نہیں۔ اور ہی اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ انہیں حقیقی مبلغ سمجھا جائے۔

### لیا ہندوستان صرف ہندوؤں کا

ہندو لیڈروں نے بار بار اس امر کا اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان ہندوؤں کا ہے۔ اور مسلمان یہاں یا تو ہندوؤں کے تابع ہو کر رہیں گے۔ یا یہاں سے نکال دئے جائیں گے۔ حال میں ڈاکٹر موہنجے صاحب نے اجودھیا میں اودھ ہندوؤں کا فرنس کی صدارت کرتے ہوئے کہا ہے۔  
 "جس طرح کہ انگلستان انگریزوں کا ہے۔ جرمنی جرمنوں کا ہے۔ فرانس فرانسوں کا ہے۔ مگر ہاں ہم ان ممالک میں ہر مختلف اقوام بھی رہتی ہیں۔ اسی طرح ہندوستان ہندوؤں کا ہے۔ اور مسلمان یا دیگر باشندہ اقوام کو بھی مذہبی اختلافات سے جدا ہو کر یہی تصور کرنا چاہیے؟  
 اس سے آگے ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:-

"ہندو سورا جیہ چاہتے ہیں۔ لیکن ہندو دھرم کو قربان کے نہیں۔ اگر مسلمان ان کے ساتھ سودا کے بغیر اس قومی میں متحد ہوں۔ تو ہندو ان کے دوش بدوش ہیں۔ ورنہ ہندو آء ادی حاصل کرنے کے لئے اس لحاظ سے کہ ہندوستان ہندوؤں کا ہے۔ تنہا جنگ آزادی لڑنے کے لئے طیارہ

ی (الامان ۱۳ اپریل)

اگر مسلمانوں میں دور اندیشی اور عاقبت بینی کا ذرہ احساس ہے تو انہیں یہ الفاظ پڑھ کر ہوش آ جانی چاہیے۔ ہندوستان میں سورا جیہ کی حکومت کہ جس کی خاطر انکو تبلیغ اسلام سے چھوڑنے کو کہا جا رہا ہے۔ ان کے لئے کیسی کیسی برکات موجب ہوگی۔ آج ہندوؤں کی طرف سے تصفیہ حقوق کا نام سورا مار رکھا جا رہا ہے۔ تو حصول سورا جیہ کے بعد یقیناً یہ ایک جرم واردے دیا جائیگا۔

اصل الاصول ہے۔ نافذ سے دسے دیدیا ہے۔ اور اس لئے ہم پر وہی جرم عائد ہوا ہے۔ جو باغی پر عائد ہوتا ہے۔ سب گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ مگر شرک معاف نہیں کیا جاتا۔ ہم شرک میں مبتلا ہیں۔ اس لئے ہم اس مصیبت میں مبتلا ہیں۔ (زینبند ۱۵ اپریل)  
 مسلمانوں کی دینی حالت کے متعلق مولوی صاحب کا یہ بیلا بیان نہیں۔ ہر مسلمان جو ذرا بھی عقل و فکر سے کام لے کر غور کرتا ہے۔ اسے ماننا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی دینی حالت نہایت ہی گر گئی ہے۔ اور اصلاح کی محتاج ہے۔ لیکن تعجب اور حیرت یہ ہے کہ اس اعتراف کے باوجود اس بات کی ضرورت نہیں محسوس کی جاتی کہ خدا تعالیٰ کوئی مصلح بھیجے۔ اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کو حقیقی حیحی طرح یاد رکھنا چاہیے۔ کہ جس طرح کوئی بیمار صرف اپنی بیماری کا اعتراف کرنے سے شفا یاب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح کوئی قوم خدا تعالیٰ سے اپنی بغاوت کا اعتراف کر لینے سے خدا تعالیٰ کی محبوب نہیں بن سکتی۔ جس طرح بیمار کے لئے ضروری ہے۔ کہ طبیب حاذق تلاش کرے اور اس کی ہدایات پر عمل کرے۔ اسی طرح اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جانے والوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ روحانی مصلح کی تلاش کریں۔ اور اس کے دامن سے وابستہ ہو کر خدا تعالیٰ کے محبوب بنیں اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی روحانی اور دینی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور لاکھوں انسان آپ کے زویۃ آستانہ الوہیت پر اپنی جبینیں جھکا چکے ہیں۔ جو لوگ اب تک محروم ہیں۔ انہیں بھی اس طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اس طرح یقیناً خدا تعالیٰ سے بغاوت کے جرم سے محفوظ ہو سکتے ہیں۔

### دھوکہ بازی کو پوشیدہ رکھنے کی تلقین

الفضل کے گذشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ کہ لاہور کے ایک جلسہ میں پنڈت مالوی جی نے اچھوت لڑکوں سے اپنے گلے میں ہار توڑ لوائے۔ مگر جائے قیام پر پہنچ کر کپڑوں سمیت اشان کیا جس کا اعلان سناتن دھرمی اخبار "ہیثم" نے اس لئے کر دیا کہ ایسے موقع پر سناتن دھرم کی یہی تعلیم ہے۔ اس کے متعلق پارس (۱۳-۱۴ اپریل) لکھتا ہے۔

ملا مولوی جی کے اس فعل پر ہندو جس قدر مسرت کا اظہار کرتے کم تھا لیکن معلوم نہیں کہ مفرز معاصر ہیثم کو اس میں کونسی خرابی نظر آئی کہ وہ اس کی اہمیت کو کم کرنے پر تیار ہوا ہے۔ معاصر موصوف آریہ سماجی اخباروں کو یہاں تک لہ تانا چاہتا ہے۔ کہ پنڈت مالوی نے اپنی قیام گاہ پر واپس آ کر کپڑوں سمیت اشان کیا۔ گویا اس طرح سناتن دھرم کو ملامیت ہونے سے بچا دیا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ ہمارے معاصر کو اس واقعہ پر اس قدر زور دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

مسلمان بننے کا ہوش ہے۔

# انگلستان پر عیسائیت کا اثر

(از ریویو آف ریلیجیئر لندن ماہ مارچ ۱۹۲۵ء)

اس مخصوص سوال کا جواب دیتے ہوئے جو عام طور پر انگلینڈ میں دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ عیسائیت کا اثر انگلستان کی قومی زندگی اور اس کے کیریکٹر پر کیا ہے۔ ڈاکٹر ہنری ڈائیٹ ہیڈ صاحب انڈین ریویو ماہ جنوری ۱۹۲۵ء میں بادل ناخواستہ اس امر کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ "انگلستان میں اس قدر ترقی و ترقی کے جو صدق دلی سے عیسائیت پر ایمان رکھتی۔ اور اس کی تعلیمات پر عمل کرتی ہے۔ یہ کہنا پڑیگا۔ کہ اس ملک کی قومی زندگی اور کیریکٹر پر عیسائیت کا اب کوئی اثر نہیں رہا۔ مگر ہمیں یہ نہیں دیکھنا چاہیے۔ کہ اب ملک پر اس کا کوئی سفید اثر پڑ رہا ہے۔ یا نہیں بلکہ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے۔ کہ گزشتہ زمانہ میں عیسائیت نے انگلستان کو کیا فوائد پہنچائے ہیں۔ اور موجودہ زمانہ میں بھی یہ اس کے لئے کیا کر رہی ہے؟"

اس کے بعد عیسائیت کی خدمات کے ضمن میں آپ مسٹر دلبر فورس کی مساعی جو انہوں نے غلاموں کی تجارت بند کرنے میں کیں۔ اور مسٹر جان ہاروڈ کی جیلوں کی اصلاح کے لئے کوششیں اور لارڈ شیفٹسبری کی وہ مساعی جو انہوں نے انوں کے اندر بچوں اور عورتوں کی حالت کو درست کرنے کے لئے کیں۔ نہایت فخر سے ذکر کرتے ہیں۔ مگر ہم ان سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر ہمدردی ضلالت کی انفرادی کوششیں عیسائیت کی کامیابی پر دلالت کرتی ہیں۔ تو انہیں لینن۔ شیلسن اور لان کے رفقاءے کا چوروس میں غریب طبقہ کی تعلیم اور ہمدردی وغیرہ کے لئے سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ دہریت کی کامیابی قرار دینا پڑیگا۔ کیونکہ وہ دہریہ خیالات رکھتے ہیں۔ پھر دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں عیسائیت انگلستان کو کیا فائدہ پہنچا رہی ہے کیا یہ کوئی ایسی راہ پیش کرتی ہے۔ جس سے مزدور اور سرمایہ دار میں صلح ہو سکے۔ کیا یہ کوئی ایسے قوانین پیش کرتی ہے۔ جن کے ماتحت عورت سوسائٹی اور مورخانہ داری میں اپنی صحیح جگہ حاصل کر سکے۔ پھر کیا یہ اس انگلستان کی اخلاقی حالت کی اصلاح کے لئے کوئی رہنمائی کر رہی ہے۔ اگر یہ ایسے اہم امور کے متعلق بھی خاموش ہے۔ تو اور وہ کونسی خدمت ہے۔ جو عیسائیت موجودہ زمانہ میں انگلستان کی کر رہی ہے؟

# احمدی بیچے کی لاش کی حرمتی

یہ ایک حقیقت ہے کہ اس زمانہ میں اسلام کی حفاظت کے لئے اگر کوئی جماعت ہر قسم کی قربانیاں کر رہی ہے۔ تو وہ احمدیہ جماعت ہی ہے۔ ہندوستان اور ہیردنی ممالک میں اشاعت اسلام کی خاطر جماعت احمدیہ کی خدمات ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ جن کا اعتراف آریوں جیسے مخالفین اسلام بھی بار بار کیے ہیں۔ ابھی ایک گزشتہ پرچہ میں آریہ اخبار "پیکاش" کا ایک مضمون درج کیا گیا ہے جس میں جماعت احمدیہ کی اسلام کے لئے جان نثاری اور فداکاری کا کھلے الفاظ میں اقرار کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں خود سجاد اور سنجیدہ مزاج مسلمان بھی تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ احمدی جماعت خدمت اسلام کرنے میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ مگر نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ بعض مقامات پر ابھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو جاہل ملاؤں کے اشتعال سے سخت نازیاں کات کے منکب ہوتے ہیں۔ اور اسلام کی مقدس تعلیم کو بدنام کرتے ہیں۔ اسلام نے بنی نوع انسان بلکہ حیوانوں سے بھی ہمدردی کی جو بے نظیر تعلیم دی ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی دوسرا مذہب ایسی تعلیم پیش نہیں کر سکتا۔ مگر آج بعض اسلام کے نام لیواؤں کی عادت اس درجہ گر چکی ہے۔ اور ان سے ایسی ایسی حرکات سرزد ہو رہی ہیں۔ جو انسانیت کے لئے بھی باعث شرم ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ ایسی ہیمانہ حرکات کو اسلام کی طرف منسوب کر کے اس کی مقدس تعلیم کو بدنام کیا جا رہا ہے۔

قبل ازیں کئی ایک ایسے واقعات ہو چکے ہیں۔ کہ احمدیوں کی لاشوں کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ حال میں کٹک سے اسی قسم کی روح فرسا اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک چھوٹے بچے کو مخالفین نے اس قبرستان میں دفن کرنے سے روک دیا۔ جو گورنمنٹ سے احمدیوں نے اپنے لئے حاصل کیا ہوا ہے۔ اور مقامی حکام نے بھی اس میں احمدیوں کی کوئی مدد نہ کی کٹک میں احمدیوں کے لئے یہ پہلا واقعہ نہیں۔ وہ اس قسم کی کئی ایک تکالیف سے گزر چکے ہیں۔ اور انہی وجوہات سے گورنمنٹ نے ان کے قبرستان کے لئے علیحدہ زمین دی تھی۔ مگر فتنہ انگیز ابھی تک ان کو اپنے مردے بھی دفن نہیں کرنے دیتے اور لاشوں کی بے حرمتی کر کے اپنے قسمی القاب ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کے پائے ثبات میں تو کوئی لغزش نہیں آسکتی۔ ہاں جو لوگ ایسے خلاف انسانیت افعال کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ وہ دنیا اور آخرت کی رو سیاہی حاصل کر رہے ہیں۔

# جبریت تعلیم کے متعلق علماء کے فتویٰ

معاشرہ منادی دہلی سے یہ اطلاع پا کر کہ دہلی کے علماء جبری تعلیم کے خلاف فتویٰ بازی کر کے مسلمانوں کو غلط راستہ پر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے ہم نے مضمون لکھا جس میں مسلمانوں کو علماء کی اس روش سے آگاہ کیا۔ جو آج تک ان کی تعلیم کے متعلق علماء کی رہی ہے۔ اور جس کی وجہ سے مسلمانوں کو نہایت خطرناک نقصانات کا شکار ہونا پڑا۔ اب دوسرے اخبارات کے علاوہ دہلی کے اخبار ہمدرد نے بھی ایسے علماء کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔

ہم نے اس مضمون میں یہ بھی لکھا تھا۔ "ان علماء کو اس بات کی تشویش نہیں ہے۔ کہ تعلیم لازمی ہو جانے پر مسلمان بچے قرآن شریف نہ پڑھ سکیں۔ بلکہ اصل فکر اپنی روزی کی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ اگر بچے چھوٹی عمر میں ہی سکولوں میں داخل کر دئے گئے تو ان کا ذریعہ معاش جاتا رہے گا۔ اور انہیں مسلمان بچوں کی عمر میں ہٹانے کے اپنے پیٹ پالنے کا موقع نہیں ملے گا۔"

معاشرہ ہمدرد کے نزدیک بھی علماء کی مخالفت کی یہی وجہ ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ "دین و مذہب کا نام لے کر عام مسلمانوں کو جس طرح بھڑکایا جا رہا ہے۔ اور جن لوگوں کی روٹیاں بعض مکتبوں کے ٹوٹ جانے سے بند ہو گئی ہیں۔ وہ مذہبی خضرہ کا شور مچا رہے ہیں۔ پھر علماء کی اس قسم کی حرکات کو ان کی "خود غرضیوں" اور ابلہ فریبوں" کا نام دیتے ہوئے لکھا ہے۔

یہ فتویٰ علماء دہلی۔ دیوبند۔ بہارن پور۔ میرٹھ۔ تھانہ بھون وغیرہ کی ہمدردوں سے کچھ دہریہ ہیں۔ اور اس میں تقریباً پچاس علماء کے دستخط ثبت ہیں مستفتی نے اپنے منشا کے مطابق جواب پانے اور اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے جن الفاظ میں استفعا پیش کیا تھا۔ سوئے ایک مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب کے جنہوں نے فتویٰ دینے میں البتہ احتیاط کو مدنظر رکھا ہے۔ باقی مفتیوں نے تو ایک ایسے اہم معاملہ کے متعلق جس کا تعلق مسلمانوں کے بچوں کی ابتدائی تعلیم کے مسئلہ سے ہے۔ اس مسئلہ کی نوعیت سوال کی اہمیت وغیرہ پر کچھ بھی لحاظ نہیں کیا۔ اور بغیر اس کے کہ مسئلہ کے متعلق پوری تحقیق فرمائیں۔ صورت حال معلوم کریں۔ مسئلہ کی چھان بین کریں۔ انہوں نے آنکھ بند کر کے ہمدردوں اور عیسائیوں کے روٹن کتھنوں کے قہر کے شدید التسلط اور ہیجان کی طرح حرام دنا جائز کے احکام صاف فرمایا۔

یہ فتویٰ علماء دہلی۔ دیوبند۔ بہارن پور۔ میرٹھ۔ تھانہ بھون وغیرہ کی ہمدردوں سے کچھ دہریہ ہیں۔ اور اس میں تقریباً پچاس علماء کے دستخط ثبت ہیں مستفتی نے اپنے منشا کے مطابق مطابق جواب پانے اور اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے جن الفاظ میں استفعا پیش کیا تھا۔ سوئے ایک مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب کے جنہوں نے فتویٰ دینے میں البتہ احتیاط کو مدنظر رکھا ہے۔ باقی مفتیوں نے تو ایک ایسے اہم معاملہ کے متعلق جس کا تعلق مسلمانوں کے بچوں کی ابتدائی تعلیم کے مسئلہ سے ہے۔ اس مسئلہ کی نوعیت سوال کی اہمیت وغیرہ پر کچھ بھی لحاظ نہیں کیا۔ اور بغیر اس کے کہ مسئلہ کے متعلق پوری تحقیق فرمائیں۔ صورت حال معلوم کریں۔ مسئلہ کی چھان بین کریں۔ انہوں نے آنکھ بند کر کے ہمدردوں اور عیسائیوں کے روٹن کتھنوں کے قہر کے شدید التسلط اور ہیجان کی طرح حرام دنا جائز کے احکام صاف فرمایا۔

# برکت نزل

۲۷

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عورت کو حرت کہہ کر یکارا ہے  
 نساء کحرت لکر فاقوا حرتکم اذی شتم حرت یعنی  
 کوکتے ہیں۔ کھیت کا مطلب یہ ہے کہ اس میں وقت پر بیج بویا  
 جائے۔ اور اس سے پھل بے بائیں۔ بہیت اس لئے نہیں ہوا  
 کہنے کہ صرف ان کی ہوا رطوبت دیکھ کر خوش ہو گیا۔ یا ان میں  
 ہل چلا کر بیج تو بویا۔ مگر اس ڈرتے کہ کل کو کون پودوں کی  
 آبپاشی کرنے کی تکلیف جمیدہ لگا۔ اگلے دن پھر بیج نکال باہر  
 کیا۔ کوئی عقلمند کسان کھیت کی یہ تعریف نہیں کریگا۔  
 اسلام نے حالت حیض میں مجامعت سے منع کیا ہے۔ اس  
 حالت میں مجامعت سے کئی قسم کی بیماریاں لگ جاتی ہیں اور  
 اولاد بھی تندرست نہیں پیدا ہو سکتی۔ اس لئے اس سے پرہیز  
 چاہیے۔

پھر شریعت اسلام نے تندرست عورت کو دوسے ڈھائی  
 سال تک بچہ کو اپنا دودھ پلانے کا حکم دیا ہے۔ اس سے یہ  
 فائدہ ہے کہ ایک توجہ کے لئے موزوں قدرتی غذا ہے۔ دوسرے  
 تجربہ سے ثابت ہے کہ اگر عورت باقاعدہ اپنا دودھ پلائے۔  
 اور فائدہ سے حتی الوسع پرہیز رکھے۔ تو بعض حالات میں  
 دو سال اور بعض میں ایک سال کے بعد پھر حیض شروع  
 ہوتا ہے۔ اور جب حیض شروع نہ ہوگا۔ تو دوسرے حمل کا استقرار  
 قدرتی طور پر ناممکن ہوگا۔ کثرت اولاد سے ڈرنے والوں کے لئے  
 یہ تجربہ بہت مفید ہے۔ عام طور پر ان عورتوں کو بچہ جنمنے کے  
 بعد دوبارہ حیض جلدی شروع ہو جاتا ہے۔ جو یا تو بچہ کو دودھ  
 نہیں پلائیں۔ یا مجامعت سے پرہیز نہیں کرتیں۔ میرے خیال  
 میں بچہ کی ولادت کے بعد مرد کو کم سے کم چھ ماہ اپنے جذبات  
 پر قابو رکھنا چاہیے۔ اس سے بچہ اور عورت دونوں کی صحت  
 اچھی رہے گی۔ اور وہ کثیر اولاد جو لاغر اور نحیف ہو۔ پیدا نہ ہوگی  
 پھر حکم ہے کہ ہر کام اللہ کے نام سے شروع کیا جائے  
 خواہ وہ مجامعت ہی کیوں نہ ہو۔ اس حکم سے لاپرواہی برتنے  
 کا نتیجہ ہے کہ اولاد ناہموار پیدا ہو کر ماں۔ باپ ملک اور قوم  
 کے لئے ماتم کے سامان پیدا کرتی ہے۔ اور ایسے آئے دن کے  
 واقعات سے سادہ دل متاثر ہو کر برکت نزل پر آتر آئے  
 ہیں۔ جب ابتدا ہی غلط رکھی جائے۔ اور محض خواہشات  
 کا پورا کرنا ہی مقصود ہو۔ تو نتیجہ سوسا طرح نیک کل  
 اگر مرد اور عورت اس دعا کو پڑھ کر اولاد  
 پیش نظر کہہ کر خاص تعلقات پیدا کریں

سلفی خواہشات سے پاک ہو جائیں گے۔ اور وہ محسوس  
 کریں گے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ایسا کرنے لگے ہیں۔  
 اس نیک خیال کا اثر ان کے ہر ذائقے میں بجلی کی طرح ہوگا۔  
 اور یقیناً نتیجہ نیک برآمد ہوگا۔ صالح اولاد اگر کثیر ہو تو بھی  
 دین اور ملک کیلئے باعث رحمت ہے۔ اسلام کا عین منشا  
 ہے۔ کہ نیک اور صالح اولاد کثرت سے پیدا ہو۔

پس اسے محض اسباب پر توکل کرنے والو اور اسے  
 اسلام کے احکام سے بے خبری کی وجہ سے ادیات کی طرف جھک  
 جانے والو! خالق کے شریک نہ بنو۔ اللہ کے کام اللہ کو  
 کرنے دو۔ تم اپنا کام کرو۔ میانہ روی اختیار کرو۔ کہ یہ اس  
 کا حکم ہے۔ دعائیں کر کے اور نیک نیت دل میں پیدا کر کے  
 بیویوں سے تعلقات رکھو۔ کیونکہ یہ اس کا فرمان ہے۔ پھر  
 اگر کثرت اولاد میسر آ جائے۔ تو ست گھبراؤ۔ کہ یہ خالق کی انعام  
 ہے۔ جو سبب الاسباب ہے۔ اور قادر مطلق بھی ہے۔ رزاق  
 بھی ہے۔ اپنی وسعت کے لحاظ سے ان کی تربیت میں لگ  
 جاؤ۔ اور اس خالق سے ہی توفیق مانگو۔ کہ ان کی اعلیٰ  
 تربیت ہو سکے۔ اور اسی رزاق سے فراخی رزق کی التجا کرو۔  
 کہ اس کے نزدیک یہ کام آسان ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے  
 سینکڑوں کوس سے رزق اڑ کے چلا آتا ہے  
 پر لگا دیتا ہے رزاق مرے دانے کو  
 یاد رکھو اولاد صدقہ جاریہ ہے۔ اگر ایک بچہ بھی خدا کی  
 رضا کے مطابق ہدایت پا گیا۔ تو تم ہمیشہ کے لئے ثواب پان  
 کے مستحق بن گئے۔ پس اولاد جو نیک ہو۔ قدرت کا تحفہ ہے  
 انعام خداوندی ہے۔ نہ کہ کھونے والی چیز۔

کسی کو کب معلوم ہے۔ کہ ساری کی ساری اولاد  
 اسی طرح قائم رہے گی۔ ہو سکتا ہے۔ ایک ہی دبا کفران نعمت  
 کا مزا چکھا دے۔ اور کثرت قلت یا عدم سے بدل جائے۔  
 قدرت کے کارخانے عجیب ہیں۔ ہر وقت اسی ہمیشہ رہنے  
 والی قادر و علیم ہستی کی طرف جھکنا چاہیے۔  
 میرے نزدیک نطفہ کا صنایع کرنا سوائے مندرجہ  
 ذیل حالات کے سخت گناہ ہے۔

(۱) جب ڈاکٹر کی رائے میں حمل رہنے سے عورت کی بقا  
 خطرہ میں ہو۔

(۲) جب یقین ہو جائے کہ عورت کے حمل کو  
 کا قطر قدرتی ماپ سے بہت تنور ٹا ہے۔ اور ماہر فن کی رائے  
 میں بچہ سوائے خطرناک آپریشن کے پیدا نہ ہو سکے گا۔

(۳) *unnatural pregnancy*  
 یعنی جب حمل رحم کے علاوہ کسی اور جگہ قرار پائے جس کا  
 نتیجہ یقیناً خطرناک ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں حمل گرانا جائز

میرے خیال میں نطفہ کو غزل کر کے یا بیسی کے ذریعہ  
 یا کسی دوا کے ساتھ صنایع کرنا خطرات سے خالی نہیں۔  
 میرے پاس ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ عورتوں نے  
 عارضی طور پر برکت نزل کے لئے دوا کھائی اور ہمیشہ کیلئے  
 بانجھ ہو گئیں۔ پھر نہ راجتہ کئے۔ مگر اس نعمت سے ہمیشہ  
 کیلئے محروم کر دی گئیں۔ دوسرے طریق بھی مرد و عورت  
 کے لئے سخت نقصان دہ ہیں۔

میں آخر میں پھر عرض کروں گا۔ کہ برکت نزل کی  
 بجائے اصلاح کا کام شروع کیا جائے۔ جیسا کہ میں عرض کر  
 آیا ہوں۔ ممنوع اوقات میں عورت و مرد نہ ملیں۔ تاخلف  
 ولاغز اولاد سے بچ سکیں۔ ایسے ہی مریض عورتوں اور مردوں  
 کی شادیاں ملتوی کر دی جائیں۔ عورتوں کو ورزش کی طرف  
 راغب کیا جائے۔ تا وہ اپنی صحت بحال رکھ سکیں۔

موجودہ جاہل دایہ عورتوں کی تربیت کی جائے۔  
 اور آئندہ لڑکیوں کو مدد انفری کی تعلیم حاصل کرنے کی  
 ضرورت جتلائی جائے۔ تاکہ سورتیں نااہل دایہ کا شکار نہ  
 ہو سکیں۔ کیا وجہ ہے۔ مغربی ممالک میں زچگی باعث ہلاکت  
 ہرگز نہیں۔ یہاں دبا کی طرح نقصان ہو جاتا ہے۔ یہ صرف  
 لائق اور سند یافتہ دایہ عورتوں کی کمی کی وجہ سے ہے۔  
 اصلاح کے یہ طریقے تو ہائز ہیں۔ اور قابل تعریف بھی لیکن  
 آزاد لاد کا پیدا کرنا ہی بند کر دیا جائے۔ اور کثرت اولاد سے  
 گھبرا کر اسے روکنے کی تحریک شروع کر دی جائے۔ تو اس سے  
 یہ ہوگا۔ کہ اولاد سے بھی محروم رہنا پڑیگا۔ اور ادبار و نکبت بھی  
 سر سے نہ ٹلے گی۔ کیونکہ ان کے مٹانے کی یہ اصل کوشش نہیں  
 ہے۔ کسی نے ایسے ہی موقع کیلئے کہا ہے۔

دھونے کی ہے اے ریفارمز باقی  
 کپڑے پہے جب تلک کہ دھبہ باقی  
 دھو شوق سے کپڑے کو پہ اتنا نہ۔ گر  
 دھبہ رہے کپڑے پہ نہ کپڑا باقی

حنا کس  
 سید رشید احمد (ایل۔ ایس۔ ایم۔ ایف) جمعدار آئی ایم۔ ڈی۔ میمو

فرانس میں جو اپنی عیش پرستانہ زندگی میں سب سے بہین  
 ممالک سے لیا ہوا ہے۔ کچھ عرصہ سے شرح پیدا آتش اس نذر  
 کم ہو گئی ہے۔ کہ حکومت کو ان آتش نسل کے نئے قاص  
 تدابیر اختیار کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ چنانچہ فرانس اس  
 کام پر ایک کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر سالانہ خرچ کر رہا ہے۔ مگر اس  
 میں بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ اب تمدنی اور معاشرتی نقائص  
 دور کرنے کی طرف توجہ ہو رہی ہے۔

# حالات حاضرہ کے متعلق پیشگوئی

قرآنی قصص میں آئندہ زمانہ کی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ طاہر کا قصہ جو قرآن شریف میں بیان کیا گیا۔ اس میں ہمارے اس زمانہ کے متعلق کئی باتیں بطور پیشگوئی سمجھی گئی ہیں۔

(۱) جس طرح بنی اسرائیل کو جب وہ ہر طرح کے فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے۔ قوم عمالقہ نے لوٹ کر تباہ کیا۔ اور ان کی اولادوں کو بکڑ کر کے گئے۔ اور ان پر جزیہ مقرر کیا۔ اسی طرح ایک وقت آئیگا۔ کہ مسلمان بھی اسلام کو چھوڑ کر ہر طرح کی بیہودہ رسومات میں غرق ہو جائیں گے۔ قوم عمالقہ کی مانند ان کے مال و متاع کو بھی ایک قوم اپنے قبضہ میں کر لے گی۔ اور مسلمان اس قوم کے جزیہ (سودے) کے نیچے آکر بہت ذلیل ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ آخر ایک حیدر (شدھی) کے زور سے وہ قوم مسلمانوں کی اولاد کو اپنے ساتھ ملانا شروع کر دیگی۔

(۲) الحوتالی الملائم بنی اسرائیل کے بطن میں بتایا گیا کہ مسلمانوں کے لیڈر اپنی ذلت و مسکنت کو دیکھ کر کسی مصلح قوم کی تلاش اور انتظار میں سخت بے چین ہوتے چنانچہ مسلمانوں کی طرف سے ایک ٹریکٹ موسومہ پنجابی ترجمی نظیں شائع ہوا جس کے شروع میں۔ اذ قالوا لنبی لهم کانتعشہ اس طرح دکھایا گیا۔ فریاد امت نامہ

گنبد سبز والے شاہ انبیاء کے ساڈی دیکھو اٹھو کہ حالت زار اچکل ساڈی نشان شوکت ادہ ہی ناہیں دیادج ہوا اٹھو اٹھو خوار اچکل ایہ مدرد بیلارو مدد ساڈی دتا آپ نے کیوں دسارا چکل بھیجو عید ہدی امام تائیں خلقت بی کردی انتھارا چکل

(۳) طاہر کا قصہ سورہ بقرہ کے ۲۴۲ رکوع میں بیان ہوا۔ یعنی گائے پوجنے والی قوم کے غلبہ کے وقت خدا تعالیٰ خلافت کے لئے جس خلیفہ کو منتخب فرمائے گا۔ ۲۴۲ کا عدد بھی اور گواہوں کے ساتھ ملکر اس شخص کے خلیفہ برحق ہونے کی گواہی دیکھا چنانچہ سلسلہ امام بن حضرت امام جماعت احمدیہ کی خلافت کا ظہور ہوا۔ آج وہ زمانہ ہے جس میں قرآن شریف کی آیات اور روکومات کے اعداد بھی اپنے رموز اشارات کے مخفی خزانہ ظاہر کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر آیت یوم یفخ فی الصور ونحشر المجرمین یومئذ نزلنا قنا۔ کو دیکھو یہ آیت قرآن شریف کی بیسویں سورہ اور پارہ کے چودھویں در سورہ کے پانچویں رکوع میں در ہے۔ اور اس رکوع میں ۱۵

آیات ہیں۔ یہاں گذشتہ جنگ یورپ کی خبر دی تھی۔ سکر میوس صدی عیسوی اور چودھویں صدی ہجری میں اترنا قوم کو اکٹھا کرنے کیلئے ایک لگن بجایا جائیگا۔ اور پانچ سال تک اس حشر کے لئے ان ممالک میں ہل چل رہی۔ اور اس قوم کی گنتی اور حساب کے لحاظ سے ۵۰ کا عدد ایک عظیم نشان نشان کی گواہی دیکھا۔ یعنی ایک لاکھ پانچ سو اسی جنگ کے طوفان سے اڑ جائیگا۔ سورہ ۱۵ مارچ ۱۹۱۹ء کا دن ہے جس میں زار بھی ہو گا تو ہر گا اس گھری با حال زار کی صداقت کو تمام دنیا نے دیکھ لیا۔

(۴) اس قصہ کی تفسیر میں مغیبت میں کہتے ہیں کہ شمول نبی کو ایک سونٹا بتایا گیا۔ کہ جس شخص کا قد اس سونٹے کے برابر ہو اسی کو بادشاہ بنایا جائے۔ طاہر کا قد اس کے برابر نکلا بادشاہ بنایا گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بصرہ نے سونٹا کونو کی تاکید کرنے سے تفسیر میں پڑھنے والوں کو طاہر کا زمانہ یاد دلایا۔ اب سونٹے کے نشان کو دیکھ کر ہر شخص کو بتا دیا کہ یہی وہ وجود ہے جو اس زمانہ میں خلافت کیلئے خدا تعالیٰ کو منظور ہے۔

(۵) نحن احق بالملک صد کے مطابق اس غلبہ کے انتقام کے وقت بھی ایسے لوگوں نے جو اپنے آپ کو ملا کے زمرہ میں سمجھتے تھے ان لہ الملک علیہما کی آواز بلند کی۔

(۶) مفسرین کہتے ہیں کہ طاہر کے انتخاب کے وقت ایک تابوت ظاہر ہوا جس میں حضرت موسیٰ کا عصا اور من کا کھتیل اور ہارون کی دستار اور دوسرے انبیاء کی رکھی ہوئی چیزیں تھیں۔ جانتا چاہیے۔ کہ یہاں تابوت سے مراد دل ہے۔ حدیث شریف میں آتے قال کریب وسیدقانی التابوت (صحیح مسلم) اے نبی فی القلب (نوی شرح مسلم ص ۱۰۸) سو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ایک ایسے دن کو ظاہر فرمایا جس میں انبیاء کی رکھی ہوئی چیزیں موجود ہیں جن کا دیکھنا ہر مومن کیلئے تسکین اور تسلی کا باعث ہے۔ حضرت موسیٰ کا عصا جس سے انہوں نے گائے پرستوں پر فتح پائی آج حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بصرہ کے قلب سے ایسی تباہی اور تباہی کے رنگ میں ظاہر ہوا ہے۔ جسی ہاتھ میں لینے سے ہمارے مسلمان بھائی انشاء اللہ اپنے دشمنوں کو غلبہ پائیگا جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں رکھی کا یہ ظاہری سونٹا اسی ان کے سمجھنے کو ہے۔ جو گائیوں کو ہانکنے کے وقت بھی کام آتا ہے حضور کے فرمودے کے مطابق مسلمانوں کا تجارت وغیرہ امور کو اپنے ہاتھ میں لینا گویا من کا کھتیل ہے۔ دستار ہارون میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ گائے پرستوں کا غلبہ جس نے اسلام کو ہارون کی طرح ہر طرف سے آن گھیرا ہے۔ یہ اس دل کی برکت سے دور ہو گا۔ اور دنیا میں اسلام کی عزت و عظمت قائم ہوگی۔ لکھا ہے۔ کہ بنی اسرائیل اس تابوت کو لوٹا کے وقت اپنے ان گے رکھ کر لٹے۔ جس سے ان کو دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی تباہی ہوئی تباہی کے تابوت کے نیچے ہو کر اپنے دشمن کا مقابلہ کریں

انما الامم جننتہ یقاتل من و سرانہ یتقی بہ  
(۷) صنون بشریہ منہ فلیس منیٰ ایک طرف کو پڑھ کر دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بصرہ ہدایات کو ملنا نظر فرمائیے جو اپنے ہندو قوم کے ہاتھ سے بنا کر کھانے کے متعلق مسلمانوں کے سامنے پیش کریں۔ اب سوہن ممکن ہے کہ ایک چھوٹا شخص قرآنی پیشگوئیوں کا مصداق ہرگز نہیں۔ اگر بنی اسرائیل کی طرح مسلمانوں کے راستہ میں مقابلہ کے وقت کھانے پینے کا کوئی واقعہ پیش نہیں آتا پھر طاہر کا قصہ مسلمانوں کو کیوں سنایا گیا۔ اور اس حکمت تھی۔

(۸) حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان عداق اصحاب علی عدۃ اصحاب طاہر (بخاری) کہ بدر والوں کی گنا وہی تھی۔ جو طاہر کے ساتھ والوں کا تھا ہمدی کے متعلق ایک روایت میں آیا ہے عد تھو علی عا اہل بدر لہر لیسبہم الا در لوت ولہر لیدر لکم الا و علی عدۃ اصحاب طاہر الذین جاؤنہ و امع (صحیح الکرامہ) کہ اصحاب ہمدی کا عد اہل بدر اور اصحاب طاہر کے برابر ہو گا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بدر اور طاہر کے داؤ ہمدی سے عود اور آپ کے خلفا کے ساتھ کوئی تعلق اور جوڑ بخوف طوالت ایک د باؤں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

الف :- بنی اسرائیل کی حالت جب قد اخرجنا من و انبائنا تک پہنچ گئی۔ تو خدا تعالیٰ نے طاہر کو کھڑا کیا ان کو دشمن کے نیچے سے چھڑایا۔ ایسا ہی آت و لقت نصرہ کہ بیدر و انتم اذتہ سے مسلمانوں کی ذلت اور نصرت کا ظاہر ہے۔ بموجب حکم لکل آیتہ منہما ظہر و بطن کے بدر کے میں اس بات کو سمجھایا کہ اسلام کی عزت کو دنیا میں قائم کرنے کے چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ ایک سلسلہ کی بنیاد ڈالیگا۔ دب :- جنگ بدر سے پہلے ایک دن جناب مخبر صداد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں فلاں کافر مارا جائیگا یہاں فر آپ کے فرمودہ کے مطابق ہر کافر جہاں اس کا مقام بتایا گیا وہیں گرا۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا مصعب فلاں ویضغ یدہ علی الارض یضغ علیہا خنقا خنقا احدہم عز موصیخ ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس چودھویں صدی میں آنے والے برادر رسول صلعم نے بھی جس جس کافر کو مارے جانے کی خبر دی ان میں سے کوئی اپنے وقت سے آگے بچے نہیں ہو سکا۔ مجملہ ان کافروں کے ایک وہ ہے۔ جس کی تاریخ قتل مات فرعون ہذا لامتہ میں سمت کے رو سے اور دیکھو الصلیب و قیس الخنزیر میں سن عیسوی کے حساب سے بتائی گئی (۹) طاہر کے ہمراہ تھوٹے آدمی رکھے۔ جنہوں نے دشمنوں کا

دعا کا ہتھیار کے دشمن کا ہتھیار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا حامی و ناصر ہو رہے ہیں۔ اگر عداوت و دو ایال

# باب میں ترقی تعلیم کی

(از منظر اعلیٰ مدارس پنجاب)

حکومت پنجاب کی جو رپورٹ ۳۱ مارچ ۱۹۲۲ء سے پہلے ۵ سال کے متعلق شائع ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس دوران میں تعلیم کے ہر شعبہ میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ جہاں ۱۹۲۱-۲۲ء میں طلباء کی تعداد ۶۲۶۶۴۰ تھی۔ وہاں ۱۹۲۶-۲۷ء میں یہ تعداد ۱۸۲۴۳۶ تک پہنچ گئی۔ گویا ۵ سال کی مدت میں ۵۵۶۰۴ کا اضافہ ہوا۔ آبادی کے لحاظ سے زیر تعلیم طلباء کا تناسب ۱۹۲۶-۲۷ء میں ۳۰.۳ فی صدی تھا۔ جو ۱۹۲۶-۲۷ء میں ۵۲.۵ فی صدی ہو گیا۔ اگر صرف لڑکوں کی تعداد کو ملحوظ رکھی جائے۔ تو یہ تناسب ۳۲.۹ فی صدی تک پہنچا ہے۔ اور اس اعتبار سے پنجاب ہندوستان کے ہر ایک صوبہ پر فوق رکھتا ہے۔ ۱۹۲۶-۲۷ء میں تعلیم پر کل خرچ کی میزان ۲۸۶۶۵۶۳ تھی۔ جو ۱۹۲۱-۲۲ء کی میزان سے بقدر ۳۷۶۴-۹۸ زیادہ ہے اس مجموعی خرچ میں سے ۵۲.۵ فی صدی تو صوبائی آمدنی سے لیا گیا۔ ۱۳۷۳۶۰۳۶ تھی۔ اور ۲۰.۹ فی صدی دیگر ذرائع سے وصول ہوا۔

## تعلیمی دستگاہوں میں اضافہ کی تعداد میں

۱۹۲۶-۲۷ء کا اضافہ ہوا۔ بالغ اشخاص کے مدارس کی تعداد ۳۸۶۱ بڑھ گئی۔ ان سے قطع نظر معمولی سکولوں میں ۳۵۰۸ کا اضافہ قابل ذکر ہے۔ طلباء کی تعداد میں غیر معمولی بڑھوتری کے علاوہ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ ماہانہ زیر ریویو میں طلباء کی باقاعدہ حاضرگی کا معیار بھی بلند رہا۔ جن سکولوں میں صرف ایک ہی مدرس چڑھا تھا۔ ان کی تعداد گھٹا کر ایک ہزار تک کر دی گئی ہے۔

مڈل سکولوں کی تعداد بھی رو بہ اضافہ رہی ہے۔ اور لوئر مڈل سکول جو درجہ طریق تعلیم کا ذریعہ استحکام ہیں۔ روزانہ فرد مقبولیت حاصل کر رہے ہیں۔ سالانہ زیر ریویو کے اختتام پر ۸۳۶ دیہاتی اور ۲۸۸ قصبائی رقبوں میں لازمی ابتدائی تعلیم نافذ ہو چکی تھی۔ تجربی تعلیم کی رفتار تیز کر دی گئی ہے۔ اور طلباء کو حصول تربیت کے لئے سکولوں میں لانے کے لئے جو وقتیں حاصل ہیں۔ وہ تدریجاً رفع ہو رہی ہیں۔ تربیت یافتہ معلمین کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ معلمین کو جو تربیت دی جاتی ہے۔ اس سے یہ مقصود ہے کہ وہ اپنے گرد و پیش کے حالات کو مدنظر رکھ کر تعلیم دینے کے قابل ہوں۔ دیہاتی سکولوں میں دیہی فوریہ کے مطابق تعلیمی نصاب مرتب کرنے کا کام اطمینان بخش ترقی

کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ آئندہ زمانہ کا درمیانی معلم و بیات کی تخریک سلاح میں پیش پیش نظر آئے گا۔ سالانہ مذکورہ کے اندر سکولوں کے طریقہ مراعات میں اہم تبدیلیاں کی گئیں ہیں جن کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ آج کل انسپکٹر مدارس کا یہی کام نہیں کہ لڑکوں کا امتحان لے لیا۔ اور مدرسہ کے حسابات کی پڑتال کرنی بلکہ وہ اپنی توجہ بیشتر عام تعلیمی مسلک کے مسائل مثلاً درجہ تعلیم کی توسیع و اصلاح جبر کے نفاذ بالغ اشخاص کی تربیت کے انتظام اور دیگر اشاعتی کاموں کی طرف مبذول کرتا ہے۔ پرانی طریقہ کے سامنے اب زیادہ مقبول عام نہیں ہے۔ اور انسپکٹر اب اپنے آپ کو محض ممتحن نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ اشاعت تعلیم کے متعلق نئے خیالات پھیلانے میں۔ اور نئے نئے تجربے کرتے ہیں۔ میڈیا مارشل کو دوستانہ مشورہ دیتے ہیں۔ اور تعلیمی اصلاح کے حامی بن گئے ہیں۔ انسپکٹر دن کا کام بڑھ گیا ہے۔ اور ان کی امداد کے لئے پانچ وپٹی انسپکٹری تخریک کو عملی صورت دینے کے لئے مدد و معاونت ثابت ہوتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹروں کے معاونوں کا حلقہ اثر بھی وسیع کر دیا گیا ہے۔

## کالج کی تعلیم

کالج کی تعلیم کا مقابلہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ کالج کے طلباء کی تعداد ۱۹۲۶-۲۷ء سے ۱۹۲۱-۲۲ء تک پورے گریجویٹوں کی تعداد ۷۰۷ سے ۸۰۷ تک بڑھی ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ کالج کی تعلیم کا یہ پہلو تشویش ناک ہے۔ اب میرٹھی کیپولیشن کے بعد طلباء کی کثیر تعداد کالج میں داخل ہونے کی منتھی ہے۔ جس کا یہ نتیجہ ہے کہ انٹر میڈیٹ جماعتوں میں طلباء کی غیر معمولی تعداد اس امر کی اجازت نہیں دیتی کہ انہیں اعلیٰ قسم کی تعلیم دی جاسکے۔ معلم کو طلباء کے سامنے مجموعی طور پر ایک ہی قسم کا لیکچر دینا پڑتا ہے۔ اس طرح معلمی کا معیار کسی قدر کم وچھپ ہو جانے کا رجحان رکھتا ہے۔ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اب کالج کی ابتدائی جماعتوں میں اعلیٰ قابلیت کے طلباء کی تعداد کافی نہیں ہوتی۔ میرٹھی کیپولیشن کا معیار بلند کرینے سے یہ وقت مکمل طور پر رفع نہیں ہو سکتی اس کے باوجود امید ہے کہ اگر ان پکٹ اس بارہ میں مسلسل نگرانی سے کام لیں۔ اور جماعتوں کی ترقی مناسب معیار کے مطابق کر دی جائے۔ تو اصلاح ہو سکتی ہے۔ بعض اصحاب کی یہ تجویز ہے کہ انسٹیوٹس اور نیکلر مڈل سکول کا امتحان دوبارہ مقرر کر دیا جائے۔ فالسہ کالج کے پرنسپل مسٹر من موہن نے اس لئے کا اظہار کیا ہے۔ کہ کالج میں داخل ہونے کے لئے صرف میرٹھی کیپولیشن کی سند کافی نہ سمجھی جائے۔ بلکہ داخلہ کے لئے اس سے بہتر تعلیمی قابلیت ناگزیر ہونی چاہئے۔ جو لوگ معزنی ممالک کی تعلیمی حالت سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ گو ممالک غریبہ تعلیمی لحاظ سے بہت ترقی یافتہ ہیں۔ لیکن وہاں یونیورسٹی کی تعلیم چند افراد کا استحقاق سمجھا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ

کالجوں کی تعداد فی الحال سات ہے۔ ان کالجوں سے یہ مقصود ہے کہ طلباء کی زندگی و تربیت ایک ملینڈ میا پر آجائے۔ یہ انٹر میڈیٹ کالج نہ صرف ڈگری کالجوں میں طلباء کی تعداد کو کم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ بلکہ یہاں معلمین اور متعلمین کے مابین رشتہ ارتباط خصوصیت سے مضبوط ہوتا ہے۔ اور یہی امر کالج کی تعلیم کی تعمیل کے لئے لازمی ہے۔ ان کالجوں کے طلباء اگر کسی بڑے کالج میں داخل ہوتے۔ تو وہ پھیلی بچوں پر پھیل کر ایک گمنامی کی زندگی بسر کرتے۔ لیکن یہاں انہیں اپنی شخصیت کا سکھ قائم کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شخصیت کی نشو و نما کے لئے انٹر میڈیٹ کالج بے حد معاون ہو سکتے ہیں۔ ان میں کھلی ہوئی زندگی اور جسمانی تربیت کے مواقع بھی میسر آتے ہیں۔ اور یہی امور تعلیم کے لئے لازمی ہیں۔ ان سے اشتراک عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور طلباء کے دل و دماغ صحت مندی کے ساتھ ترقی حاصل کرتے ہیں۔

## ثانوی تعلیم

سالانہ زیر ریویو میں ثانوی درجہ سکولوں کی تعداد ۱۰۴۷ سے ۲۶۲۶ تک پہنچ گئی ہے۔ گویا ان میں ۸.۱۵ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس بڑھوتری کی بڑی وجہ یہ ہے کہ پرائمری سکول لوئر مڈل سکولوں میں تبدیل کئے گئے۔ ۱۹۲۶-۲۷ء کی پالیسی کے مطابق مڈل سکولوں کی تعداد ۵۳ گھٹ کر ۴۹ فی صدی رہ گئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی طلباء کی تعداد میں ۱۱ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔ باقاعدہ دیگر طلباء کی تعداد سکولوں کی تعداد کے لحاظ سے بہت بڑھ گئی۔ درجہ مڈل سکولوں میں درجہ طلباء کی تعداد گذشتہ دس سال میں ۲۸۷۱۱ سے ۳۲۸۲۹۱ تک پہنچ گئی ہے۔ جو ابتدائی تعلیم کی نئی پالیسی کا ایک کامیاب مظاہرہ ہے۔ امید ہے کہ مناسب وقت پر پنجاب کے ابتدائی سکول سے ایک ایسا درجہ سکول عبارت ہوگا جس میں آٹھ جماعتیں ہوں۔ اس سے زمینداروں میں تعلیم کی اشاعت بخوبی ہو سکے گی۔ ثانوی تعلیم کے متعلق ایک بڑا مسئلہ جس پر حکمہ تعلیم کی توجہ مبذول رہی ہے۔ یہ ہے کہ اس قسم کی تعلیم کو صوبہ بھر میں وسیع کرنے کے لئے منصفانہ طریق پر کیا انتظام کیا جائے پس ماخذ اصلاح میں تو نا ہی سکولوں کو صوبائی حیثیت دی گئی ہے جس سے مقامی جماعتیں مڈل سکولوں پر زیادہ روپیہ صرف کرنے کے قابل ہو گئی ہے۔ بسا اوقات اس پالیسی کی کامیابی میں بہت سہارا ہو جاتی ہے۔ کہ وہاں ضرورت تو صرف ایک سکول کی ہوتی ہے۔ لیکن بہت سے فرقہ دامانہ سکول موجود ہوتے ہیں۔ حکمہ تعلیم اس امر پر خاص توجہ دے رہا ہے۔ کہ ثانوی درجہ سکولوں میں محض مدرسہ کے گھر کی تعلیم کے علاوہ اعلیٰ درجہ کی تربیت دی جائے۔ اور اس غرض سے بولے سکادٹ کی تخریک جو نیر ریڈ کراس انجمنوں کے قیام موسیقی کی ترقی اور بہتر تربیت خانوں کی بہم رسانی کا انتظام کیا جائے



طلبا کی جسمانی ترقی پر بھی خاص توجہ دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اگر ایک کمی ہے۔ تو کتب قانون اور سوزوں قسم کے شریح کی جس کی طرف مسٹر جیکسن ڈپٹی کمشنر ہوشیار پور نے خصوصیت سے توجہ دلائی ہے۔

**معلین کی تربیت** | مسٹر پارکینسن کی رپورٹ مندرجہ ذیل ہے کہ مسٹر ٹریننگ کالج میں اب اعلیٰ معیار کے طلباء داخل ہونے کے لئے آنے شروع ہو گئے ہیں۔ اس کی غالباً وجہ یہ ہے۔ کہ اب معلین کا مستقبل بھی بہتر ہو گیا ہے۔ کالج مذکور میں بعض اہم اصلاحیں نافذ کی گئی ہیں۔ مثلاً پہلے یہ دستور تھا کہ پروفیسر آیا۔ اور لیکچر دے کر چلا گیا۔ اب تعلیم کے خاص شعبے طلباء کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ جن میں وہ کمال حاصل کر سکتے ہیں۔ جسمانی تربیت کے لئے ایک خاص عمل مرتب کیا گیا ہے۔ زمین و زینہ معلین کا معیار بھی بلند ہو گیا اور وہ ضروریات زمانہ کے مطابق اپنا کام کرنے کے قابل ہیں ان کی تربیت محض کمرہ کے اسباق تک محدود نہیں۔ بلکہ انہیں ان تخریکوں کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ جن سے ذہنی زندگی اور حالات میں اصلاح ہو۔

گھر اور گڑ گاؤں میں معلین کی تربیت کا ایک قابل تریف پہلو یہ ہے۔ کہ وہاں انہیں اصلاحی تخریکوں میں نمایاں حصہ لینے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ گھر کے تعلیمی رخصاب میں ہندوستانی دیہات کی بہبود و ترقی کا پہلو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔ اور گڑ گاؤں میں تربیت یافتہ معلین کو کمیونٹی ورک یعنی اشتراک عمل کی سوز تعلیم دی جاتی ہے۔ اب یہ کوشش ہے۔ کہ جلد ٹریننگ انسٹی ٹیوشنوں میں اس قسم کی تربیت رائج کر دی جائے۔

**جبری تعلیم اور دیہاتی اصلاح** | سرکاری ترجمہ میں

اس امر کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ جبر کے نفاذ میں یکساں بیت کو ملحوظ نہیں رکھا جانا۔ اس ضمن میں یہ معلوم کرنا موجب اطمینان ہو گا۔ کہ اس کے بعد محکمہ تعلیم نے ایک جامع نظام کار مرتب کیا۔ جو حکومت کے زیر غور ہے۔ یہ حقیقت بھی مسرت انگیز ہے۔ کہ بالغ اشخاص کی تعلیم جس کے بغیر دیہاتی اصلاح کی تخریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ بہ سہرت تمام پھیل رہی ہے۔ گذشتہ پانچ سالہ ترقی کی بنا پر یہ امید کرنا ہے جائز ہو گا۔ کہ محکمہ تعلیم کی سرگرمیاں تعلیم عام کے اعلیٰ مقصد کے حصول میں نہایت سوز ثابت ہو گی۔

یہ مضمون اس لئے شائع کیا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ دیکھے۔ عام تعلیمی ترقی میں وہ کس قدر حصہ لے رہی۔ اور ان آسائشوں اور مواقع سے کس قدر فائدہ اٹھا رہی ہے۔ جو گورنمنٹ تعلیم کے متعلق پیش کر رہی ہے۔ ایڈیٹر

**قرآن کی ایک مشکوٰۃ کی تصدیق**

**اجرام فلکیہ میں آبادی**

الہامی کتاب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ غیب کی ایسی باتوں پر مشتمل ہو۔ جو ہر زمانے میں اپنی صداقت کے ذریعہ اس کتاب کے متعجبانہ ہونے پر برہان قاطع بن سکیں۔ عالم الغیب ہونا اللہ کی امتیازی صفت ہے۔ اس لئے اس کی کتاب میں بھی اس شان خصوصی کی جلوہ گری لازمی امر ہے۔ جملہ کتب الہامیہ میں سے فی زمانہ یہ خصوصیت صرف قرآن پاک کو ہی حاصل ہے۔ اسی کی پیشگوئیاں ہر زمانہ میں پوری ہوتی اور اس کی درخشندگی پر نہ تصدیق ثابت کرتی ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ کہ فرعون مصر کی لاش کے متعلق قرآن مجید کا ارشاد الیوم ننجیک بمید ذلک لکن ملن خلفک آیتہ آثار قدیمہ کی تحقیقات سے پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ جس میں عقلمندوں کے لئے نشان ہے علاوہ ازیں مسیوں پیشگوئیاں ہیں۔ جن پر علوم موجودہ شہادت سے رہے ہیں۔ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر قرآن مجید نے فلکیات اور علم ہدیت کے متعلق اہل زمانہ کے لئے ایک حیرت اور تعجب خیز انکشاف بیان فرمایا تھا۔ اہل دنیا نے اس وقت اس حقیقت کی صداقت سے انکار کر دیا۔ مگر واقعات اور موجودہ تحقیقات نے عذائی کلام کی تصدیق کی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

ومن اياتہ خلق السموات والارض وما بین فیما من دابۃ وهو علیٰ جمہم اذا ینشأون قدیر اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ہے۔ کہ اس نے اجرام فلکیہ اور زمین کو پیدا کیا۔ نیز ان اجرام اور زمین میں مخلوق بنائی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر ان فلکیات اور زمینی مخلوقات کے درمیان وسائل اجتماع پیدا کر لگا۔ (الشوری ع ۳)

یہ عظیم الشان صداقت پہلے زمانوں کے لئے اگرچہ اجنبی اور حیران کن تھی۔ مگر آج مغربی تحقیقات سے ہر کس و ناموس کے لئے قابل تسلیم ہو چکی ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار ملاب، لکھنا ہے۔ کہ سر فرانسس نیگ ہر سینہ اس نے اپنی تازہ کتاب "ستاروں میں زندگی" میں لکھا ہے۔

"اپنی ساری تحقیقات سے میں اس عظیم الشان نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ستاروں میں ہمارے جیسے ذی عقل افراد پائے جاتے ہیں۔ بلکہ ان کا وجود از بس ضروری ہے۔ آج سے پہلے جو میرا لئے قیاس تھا۔ وہ اب اعتقاد ہو گیا ہے۔ ہمارے عقیدے

انسان وہاں ضرور پائے جاتے ہیں۔ یہ وہ نتیجہ ہے۔ جس پر میں خود پہنچا ہوں۔" (۱۳ نومبر ۱۹۲۵ء)

کیا اہل بصیرت کے لئے قرآن مجید کے الہامی ہونے پر یہ زبردست شہادت نہیں؟ عرب کا ایک امی انسان (فدا نفسی) کیونکر دفع الفاظ میں وہ خبر دیکھتا ہے۔ جس سے قرآن مجید ہر سال بعد بے انتہا جدوجہد کے نتیجہ میں دنیا کے فلا سفر آگاہ ہوتے ہیں؟ واللہ! اگر یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ہی کلام ہے۔ تو بھی آپ کی عظمت و بزرگی کے اثبات کے لئے ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ بہر حال کتاب لیکھا۔ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر خاک را شد و تا جالسہ صری قادیان

**جناب سید محمد عبداللہ بن صاحب کے حواہ کی مسابلی**

۱۔ اپریل ۱۹۲۵ء جناب سید محمد عبداللہ بن صاحب سکندر آباد سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ میں نے اپنے لڑکے علی محمد کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی امیرہ اللہ بنصرہ کے ارشاد عالی کے ماتحت لندن میں سول سروس کی تعلیم کے لئے بھیجا تھا۔ مگر بعد ازاں یہ کلاس حیدر کر ایم۔ اے اور جرنلزم لے لیا گیا تھا۔ اس کے ناکام ہونے کے باعث ارادہ تھا۔ کہ اُسے واپس بلا لیا جائے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی امیرہ اللہ بنصرہ العزیز نے خواب میں اسے کامیاب امیدواروں کی فہرست میں دیکھا۔ الحمد للہ۔ کہ حضور کا یہ خواب جو دراصل پیشگوئی ہی تھی۔ پورا ہو گیا ہے جسکی ابھی اطلاع ملی ہے۔

عزیز مذکور نے ایڈ نمبر ایونیورسٹی سے ایم۔ اے کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ اب جرنلزم کا امتحان ہندوستان آکر بھی دیا جاسکتا ہے۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی امیرہ اللہ بنصرہ العزیز کا خصوصاً اور دوسرے دوستوں کا عموماً شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے میرا بی فرما کر عزیز کی کامیابی کے لئے دعا میں کیں۔ اور مزید درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اسے سلسلہ کامنڈیا خادم بنائے۔

والفضل اعزیز مذکور کی کامیابی پر ہم جناب سید صاحب کو مبارکباد دیتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کے لئے سب کچھ کرے اور انہیں سب سے بھی بڑھ کر عزیز مومن بنائے۔

رعایت - رعایت - رعایت

رعایت - رعایت - رعایت

# خاص خاص خاص

احباب کرام اس

رعایت - رعایت - رعایت

رعایت - رعایت - رعایت

باز موقوفہ سے ضرور قائمہ اٹھائیں!

دوست اس رعایت سے  
... فائدہ اٹھانا چاہیں  
انہیں چاہیے کہ اس  
پتہ پر اپنی درخواستیں  
بھیجیں۔ بک ڈپو  
تالیف و اشاعت  
قادیان ضلع گورداسپور  
پنجاب

کو چاہیے کہ اس رعایت  
سے ... فائدہ اٹھانے  
کے لئے چند دوستوں کو  
آرڈر بھیجیں تاکہ ہر ایک  
کو الگ الگ کتابیں  
میں سے زیادہ  
محصول ڈاک نہ دینا  
پڑے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ حضرت خلیفہ ثانی ایبہ المدینا

دیگر علم کے جماعت احمدیہ کی مندرجہ ذیل کتابیں جو

## بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

کی شائع شدہ یا ملکیت میں

پانچ اپریل ۱۹۲۸ء سے ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء تک عیاقی قیمت پر ملیں گی

مندرجہ ذیل کتابیں ضرور رعایتی قیمت پر خریدئے۔

جو اجنبیوں نے اپنے ہاں لائبریری قائم کرنا چاہیں وہ اس رعایت سے ضرور مستفید ہوں۔

یعنی ان تمام کتابوں پر مقررہ عیاد کے اندر ساڑھے بارہ فیصدی کمیشن دی جائے گی۔ جو بہت بڑی رعایت ہے

تصانیف حضرت مسیح موعود	سراج منیر	۶	تحفہ ندوہ	۶	تقریر جلد دہم	۳	برکات خلافت	۳	از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
یومین احمدیہ ہر چار حصوں	تحفہ قیصرہ	۸	اعجاز احمدی	۸	تقریریں	۳	انوار خلافت	۳	سیرت فاطمہ البینین
سرمہ چشم آریہ	سراج الدین عیاقی چار سوانح	۳	ریویو برساتہ شاہی پیکر اولی	۳	درشمن فارسی	۱۲	حق الیقین	۱۲	سیرت المہدی حصہ دوم
شخصہ حق	فرود درد	۸	مواہب الرحمن	۸	مجموعہ اشعارات جمعے کے لئے	۶	منہاج الطالبین	۶	ہمارا خدا
آئینہ کمالات اسلام	بخم المکند	۳	نسیم دعوت	۳	تصانیف حضرت خلیفہ اول	۶	لیکچر مشکہ	۶	متفرق تصانیف
آسانی فیصلہ	ضرورت الامام	۳	سنا تن دھرم	۳	رد تناسخ	۱۲	تقدیر الہی	۱۲	فقہ احمدیہ
برکات الدعاء	راز حقیقت	۳	تذکرۃ الشہادتین	۳	عرفان الہی	۳	عرفان الہی	۳	اسلام اور فتن مرتد
حجتہ الاسلام	ایام صلح اردو	۲	لیکچر سیالکوٹ	۲	ملائکتہ اللہ	۳	ملائکتہ اللہ	۳	بہائی مذہب کی حقیقت
سچائی کا اظہار	فارسی	۱	برائین احمدیہ حصہ پنجم	۸	نجات	۵	نجات	۵	اسباق القرآن ہر حصہ
شہادت القرآن	ستارہ قیصرہ	۱۰	الوصیت	۱۰	تحفہ الملوک	۸	تحفہ الملوک	۸	نواریح مسجد فضل لندن
نور الحق ہر دو حصہ	تربیاق القلوب	۱۲	چشمہ مسیحی	۱۲	حقیقۃ النبوت	۸	حقیقۃ النبوت	۸	جامعت احمدیہ کی اسلامی فتن
انوار الاسلام	تحفہ غزنویہ	۳	تجلیات النبیہ	۳	خطبات نور حصہ اول	۸	ترک موالات	۸	انگریزی لٹریچر
منن الرحمن	حجتہ النور	۱۲	قادیان کے آریہ	۱۲	احمدیت حقیقی اسلام	۸	احمدیت حقیقی اسلام	۸	پارہ اول عمار احمد سوانح
ضیاء الحق	اربعین کامل	۲	حقیقۃ الوحی	۲	دعوت الامیر اردو	۱	دعوت الامیر اردو	۱	تحفہ الملوک ۱۲ احمدیہ لٹریچر
نور القرآن ہر دو حصہ	خطبہ الہامیہ	۹	چشمہ معرفت	۹	مبادی الصرف	۱	مبادی الصرف	۱	جواب سلیٹ سے تعلیم مسیح
انجام آئینہ	دافع البلاء	۵	برائی تحریریں	۵	تقاریر و تصانیف حضرت خلیفہ ثانی	۳	تقاریر و تصانیف حضرت خلیفہ ثانی	۳	سیرت مسیح موعود
استقراء اردو	نزول المس	۱۲	درمکونون فارسی	۱۲	منصب خلافت	۱	منصب خلافت	۱	تحفہ پرنس آف ویلز

## دیانت و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

کے ذمہ دار خود مستتر ہیں۔ نہ کو الفصل (ایڈیٹر)

# اکسیر الیدین اپنی کاپیٹ ڈی

پیٹڈر ٹائیگورٹ کی شہادت

بیشک لوگ اشتہاری دنیا سے بدظن ہو گئے ہیں۔ مگر دوستوں کو بھلائی  
 کیساں نہیں سہا یاداری دنیا سے مستحق نہیں ہو چکی جس طرح ہمارے شہر قادیان  
 موتی سرور رحبر ڈی نے اپنے اثر سیمائی سے سبک کو گردیدہ بنا لیا ہے۔ یہ ایک  
 اسی طرح ہماری تیار کردہ اکسیر الیدین رحبر ڈی نے اپنے جادو اثر کی وجہ سے  
 دن بدن لوگوں کے دلوں پر اپنا قبضہ جاری ہے۔ جس نے اس اکسیر کو  
 ایک دفعہ ہی استعمال کیا۔ وہ گویا ہمیشہ کے لئے ہمارا زندہ اشتہار بن گیا  
 چنانچہ جناب محمد یعقوب خان صاحب بی اے پیٹڈر ٹائیگورٹ نے  
 گورڈ اسپتال سے لکھتے ہیں کہ میں نے آپ کی ساختہ دوائی اکسیر الیدین  
 ایک ماہ استعمال کی اور میں نہایت خوشی سے اس بات کا اظہار کرتا ہوں  
 کہ میں نے اس دوائی کو جسمانی اور دماغی کمزوریوں کے لئے بہت مفید پایا  
 وہ لوگ جنہیں دماغی کام کرنا پڑتا ہو۔ انہیں یہ دوا ضرور استعمال کرنی چاہیے  
 اس سے بڑھکر اور کیا جادو اثر ہو سکتا ہے۔ اسی کو تو اکسیر کہتے  
 ہیں۔ اگر آپ کو اپنی پیاری صحت کی کچھ بھی قدر ہے۔ سزا فی اللہ اس کا  
 استعمال شروع کر دیں۔ جس سے آپ نئی زندگی حاصل کریں گے۔ ایک ماہ کی

# موتی سرور کی دہوم محکمہ

ملک ایران سے ایک آواز

اب یہ کون نہیں جانتا کہ ہمارا ساختہ موتی سرور رحبر ڈی صحت پیر  
 کر کے۔ جن۔ بھولا۔ غار شہیم۔ پانی بہنا۔ دھند بھار۔ پر بال۔ تھوڑ  
 کو باغی۔ تو مٹا۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ حملہ امراض چشم کے لئے  
 اکسیر ہے۔ قیمت فی قندہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصولہ ایک علاوہ  
 جناب سپٹہ محمد عرفش مرحمت چار بار (ایران) سے لکھتے ہیں کہ  
 میری آنکھیں کئی سال سے خراب تھیں۔ ڈاکٹروں کے علاج سے میری  
 روح قبض ہوتی تھی۔ کوئی لائق طبیب جہاں تھا نہیں۔ کام کی زیادتی  
 اور دیگر ذمہ داریاں ہندوستان جا کر علاج کرنے سے مانع نہیں ہو سکتی  
 کی روشنی میں بیٹھ کر اگر ایک گھنٹہ بھی کام کرتا تھا۔ تو دوسری صبح اس قدر  
 جاتی تھیں۔ کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اندھے مدد کے جان جاتی تھی۔ غرض  
 سے ڈاکٹر بشیر صاحب کے چار بار تشرف لاسے پر اپنی آنکھیں دکھانے کا موقع  
 ملا۔ ڈاکٹر صاحب نے ہفتہ بھر آپ کا دیکھا اور مرہ سرور استعمال کرایا۔ اب میں بال  
 سندرت ہوں۔ دن رات اپنا کام کرتا ہوں۔ نظر صاف ہو گئی۔ سزوش جاتی  
 رہی آپ کا سرور حیرت انگیز اثرات لکھا ہے۔ انکھوں کے جیادوں کیلئے نعمت غیر مرتبہ ہے

موتی سرور رحبر ڈی اور اکسیر الیدین رحبر ڈی کو سب سے بڑھکر ایک صحت پیر لگایا  
 پتہ۔ ۱۔ بیچر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورڈ اسپتال (پنجاب)

ایڈیٹر صاحب اخبار افضل قادیان  
 پہلی مروتی شین کو اس سے کچھ نسبت نہیں  
 محترم سیویاں  
 امیر شہید رشید اینڈ سنز جن کا شین سیویاں کا اشتہار اس  
 میں شائع ہوا ہے۔ ان کی تیار کردہ شین میں سے دیگی  
 ہے۔ ظاہری شکل و بناوت میں بہت ہی خوبصورت ہے  
 امید ہے کہ سیویاں لگانے میں مدد ہوگی۔ پہلی مروتی شین  
 اس سے کچھ نسبت نہیں لائیگی  
 قیمت شین کلاں (قطر داچہ) ۷/۸ (۷/۸) قیمت شین  
 (قطر داچہ) ۵/۱ (۵/۱) علاوہ اخراجات  
 پتہ: امیر شہید رشید اینڈ سنز مروتی شین  
 احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب

طالب علموں۔ لیکن اول دیکھا صاحب تحریر و تقریر پیشہ کی واسطے  
**عجیب تاثیر تحفہ**  
 نہایت معتبر اور بار بار دفعہ کی آزمودہ۔ مستقل طور پر دل و دماغ کو  
 طاقت پہنچا کر حافظہ کی قوت کو بحال ہی نہیں بلکہ ہمیشہ کے  
 واسطے قائم رکھنے والی اور بے خطا ایجاد ہے۔ اس کے استعمال  
 سے صرف ایک ہفتہ میں قوت ذہنی کے علاوہ جسم کی تیزی میں تیز  
 تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ علاوہ اس کے مصفی خون اور مقوی اعصاب  
 بھی ہے۔ جس نے ایک دفعہ آزمائش کر لی ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے جسم  
 اشتہار بن گیا ہے۔ منوہ محصولہ ایک کے لئے دو آنہ کا کٹ بھی کم قیمت  
 طلبہ نائیں قیمت ایک ہفتہ کا کورس صرف دو ہفتہ کیلئے ہے۔ محصولہ ایک  
 لئے کاپیٹ۔ بیچر بلڈنگ قادیان پور ضلع انبالہ پنجاب

# اعلان

گذشتہ ماہ میں نے مستری نور الدین صاحب احمدی کے کارخانہ مشین سیویاں  
 کے متعلق افضل میں اعلان کیا تھا جس کے متعلق غلط فہمی ہو سکتی تھی۔ کہ اس کارخانہ کے سوا اور کوئی  
 کارخانہ احمدی شین سیویاں کا نہیں لہذا اس غلط فہمی کے رفع کیلئے یہاں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ  
 بٹالہ میں بھی ہمارے مخلص احمدی بھائی شیخ عبدالرشید صاحب اینڈ سنز سوڈا ان مشینری بٹالہ  
 کے ہاں سے مشین سیویاں اور دیگر مشینیں ملتی ہیں۔ جن کا الگ اخبار افضل میں اعلان شائع  
 ہوتا رہتا ہے۔

محمد صفاق ناظم

**تخایف پشاو**  
**مشہدی سنگیاں او پشاوی کلاہ**  
 ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی و پشاوری سنگیاں اور مشہدی  
 دوال۔ لیڈی سوٹ کے مشہدی قناویز۔ کلاہ پشاوری و پشاوی  
 ارزاں قیمت پر ذیل کے پتے سے طلب فرمائیں۔ بال لپٹہ نہ لے  
 پر محصولہ ایک کاٹ کر قیمت واپس دی جائیگی۔ یا اس کے بدلے حسب  
 منشا خریدار کو دوسری چیز دیکھنے کی  
 اہلشہ  
 علام حید میاں محمد احمدی جنرل منٹ  
 بازار کراچی پتہ پشاو

# بقیہ صفحہ نمبر ۲

## چوتھی تجویز مبلغین کی تعداد میں اضافہ

کرنے کے متعلق تھی۔ سیڑھے تین مبلغوں کا سالانہ اضافہ تجویز کیا تھا۔ تاہم قیام ضرورت کے مطابق مبلغ نہیں ہو جائیں۔ یہ سب کچھ نے ۱۷ مبلغوں کا سالانہ اضافہ منظور کیا۔ دوران گفتگو میں یہ تجویز بھی پیش ہوئی۔ کہ چھنے مبلغوں کی اس وقت ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اور جن کی تعداد ۴۴ ہے۔ وہ سب منظور کئے جائیں۔ رائلین طلب کرنے پر پہلی تجویز کے حق میں ۹۵ دوسری کے حق میں ۴۵ اور تیسری کے حق میں ۳۳ رائلین تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے پہلی تجویز کو منظور فرمایا۔

پانچویں تجویز جو اخبار رس رائر کے خریداروں کے بڑھانے کی تھی۔ اسے حضرت خلیفۃ المسیح نے تخریب قرار دے کر بحث کی ضرورت نہ سمجھی۔

## مخصوص مبلغ

چھٹی تجویز گورنمنٹ کے معزز عمدہ داروں اور امراء کو تبلیغ کرنے کے لئے ایک مبلغ کو مخصوص کرنے کے متعلق تھی۔ اس پر گفتگو کے بعد تین صورتیں اظہار رائے کے لئے پیش ہوئیں۔ اول یہ کہ اس کام کے لئے ایک آدمی مختص کیا جائے۔ دوم یہ کہ کسی کو مختص نہ کیا جائے۔ چند آدمیوں کو اس کام کے لئے ٹرینڈ کیا جائے۔ سوم یہ کہ کسی کو اس کام کے لئے مختص نہ کیا جائے۔ پہلی صورت کے حق میں ۱۱۔ دوسری کے حق میں ۶۶۔ اور تیسری کے حق میں ۳۴ آرا نکلیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسری صورت منظور فرمائی۔

اس پر دوسرے دن کا اجلاس سوارس بجے رات کے ختم ہوا اس اجلاس کے دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نمائندگان کو لوگوں کا تقسیم کئے گئے۔ مجلس مشاورت کا تیسرا اجلاس تیسرے دن صبح شروع ہوا۔ تلاوت اور دعا کے بعد سب کی بیعت المسال

کی رپورٹ جناب مولوی عبدالغنی صاحب ناظر بیعت المال نے بحیثیت سیکرٹری سب کی پیش کی۔

## ناظرین کا دورہ

پہلی تجویز ناظرین کے دورہ کے متعلق تھی۔ اسے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اصولاً غلط قرار دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ ایک انتظامی معاملہ ہے۔ اور پھر کسی ناظر کو یہ حق بھی نہیں ہے کہ مجلس شوریٰ کے ذریعہ دوسرے ناظر کو بلا کر کسی اور جگہ بھیجا کر اسکے۔ ایسی بات کے متعلق پہلے ناظرین

اور پھر ان کی رائے کے اتحاد سے ایسی بات پیش کی جائے۔

## ایجنڈا کے متعلق ہدایت

اس موقع پر حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ آئندہ کے لئے مجلس شوریٰ کے ایجنڈا کے متعلق میں یہ ہدایت دے دوں گا۔ کہ کسی ناظر کی طرف سے کوئی ایجنڈا نہ آئے۔ جب تک صدر انجمن احمدیہ سے پاس نہ کرے۔

## بحث

اس کے بعد بحث پیش ہوا۔ بحث کی جو کاپی چھاپ کر نماز میں تقسیم کی گئی تھی۔ وہ مختصر تھی۔ لیکن ناظر صاحب بیت المال نے زبانی تفصیلات کی تشریح فرمائی۔ اور ہر ایک صیغہ کا علیحدہ علیحدہ آدو خرچ اور سال گذشتہ کا اصل خرچ اور بحث کی رقم بیان کی۔ تمام گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تفصیل سے گفتگو ہونے کے بعد مجلس نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور حسب ذیل بحث منظور فرماتے کی بہت بڑی کثرت رائے سے سفارش کی۔

آمد = ۲۶۹۴۱۵

خرچ = ۲۶۶۱۰۰

اور حضور نے اسے منظور فرمایا۔

اس کے بعد سب کی بیعت

## نظارت امور خارجہ

کی رپورٹ ایجنٹس کے معاملات کے متعلق پیش ہوئی۔ اور نمایاں تفصیلی گفتگو کے بعد اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سجاوین منظور فرمائیں۔ چونکہ مختصر الفاظ میں ان تجاویز کا ذکر کرنا مشکل ہے۔ اس لئے ان کے لئے احباب کو مفصل رپورٹ کا انتظار کرنا چاہئے۔ جس کے متعلق امید ہے کہ جلد شائع ہو جائے گی۔

نظارت امور خارجہ کی کارروائی ختم ہونے پر چونکہ قریباً تین بجے کا وقت ہو چکا تھا۔ اور نمازیں پڑھنے اور کھانا کھانے کے بعد بہت سے احباب نے روانہ ہونا تھا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس کو ختم کرتے ہوئے برعایت وقت

## آخری تقریر

فرمائی۔ جس میں احباب کو ان امور پر عمل کرنے اور دوسروں سے کرنے کی تلقین فرمائی۔ جو حضور نے نمائندگان جماعت کے مشورہ کے بعد منظور فرمائے تھے۔ اور سواتین بجے دعا کے بعد مجلس ختم ہوئی۔

## حضرت خلیفۃ المسیح کی مصروفیت

کانفرنس کے اجلاس تینوں دن سات سات گھنٹہ سے زیادہ وقت تک مسلسل مشغول ہوئے۔ جن کے دوران میں

اور اصحاب تو کسی نہ کسی ضرورت سے ایک آدھ لمحہ کے لئے اٹھکر ادھر ادھر چل پھر بھی لیتے تھے۔ یا اپنی جگہ پر ہی اپنے بیٹھنے کی پوزیشن بدل کر سنا لیتے تھے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ الغریبان اوقات میں بغیر ایک سیکنڈ آرام لینے کے مصروف رہے۔ حضور نہ صرف ہر ایک تقریر کرنے والے کی تقریر کو نہایت غور و توجہ سے سنتے۔ بلکہ ضروری امور کے متعلق نوٹ بھی فرماتے۔ موقع بہ موقع ہدایات بھی دیتے۔ کسی اہم معاملہ میں جب انجمن پیدا ہو جاتی۔ تو اس کے حل کے لئے راہ نمائی بھی فرماتے اور جب کسی مشکل مرحلہ پر پہنچ کر اظہار خیالات کرنے والوں کو ان کی قوت گویائی جواب دے دیتی۔ تو آپ ان کی مشکل دور کرنے ان میں بولنے کی قوت پیدا کر دیتے۔ علاوہ ازیں ہر معاملہ پر جو اہل رائے اصحاب کی ایک بہت بڑی جماعت کے سامنے پیش ہوتا۔ اور وہ اس کے حسن و قبح کے بیان کرنے میں اپنی ساری قابلیت صرف کر دیتی۔ اس انداز سے روشنی ڈالتے۔ کہ سنتے والوں میں سے ہر ایک کا چہرہ خوشی اور سرت سے ٹٹھا اٹھتا۔

پھر اس قدر مصروفیت کے باوجود مجلس کے اوقات کے بعد احباب کو ملاقات کا شرف بھی بخشے تھے۔ جس کا سلسلہ مجلس مشاورت کے ختم ہونے کے بعد بھی جاری رہا۔ اس قدر وجہ کا تحمل ہونا اس وقت تک کسی انسانی طاقت میں نہیں ہو سکتا۔ جب تک خدا تعالیٰ کی خاص نصرت اور تائید اس کے شامل حال نہ ہو۔ دعا ہے۔ اور صمیم قلب سے دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ حضور کے فیوض اور برکات کو ہماری جماعت کے لئے تادیر جاری رکھے اور ہم سب کو ان سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

# انجمن حمایت اسلام کے جلسہ پندرہ ستمبر

انجمن حمایت اسلام لاہور نے اس دفعہ اپنے جلسہ میں پندرہ ستمبر کیلئے جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان کو بھی دعوت دی اور مددگار بن کر ان کا ایک کلمہ "مسلمان اور سکھ" کے موضوع پر رکھا۔ شیخ صاحب موصوف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جلسہ پر تشریف لے گئے۔ اور جلسہ میں تقریر کی۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔

یہ پہلا موقع ہے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے قادیان سے بیٹھ کر اپنے جلسہ میں تقریر کرانی ہے۔